عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ختم نبوت
ہفت روزہ — انٹرنیشنل
WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL
جلد ۷ — شمارہ ۳۲

ایک صحابیؓ کی کرامت

جامع الکمالات صلی اللہ علیہ وسلم

تحفظ ختم نبوت کا سال
اٹھیے ! اور اپنی ذمہ داری پوری کیجئے۔

مباہلے کی آڑ میں
مرزا طاہر کے مخفی منصوبے کا آغاز

عالم اسلام کے نامور قاری الشیخ عبدالباسط مصری
جن کی سحر آفرین تلاوت سے ہزاروں کافر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے

عالمِ اسلام اور فتنۂ قادیانیت
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ کا اہم مضمون

صدیوں کی آزمودہ اور چنیدہ نباتات کے نہایت موثر، کافی وشافی
اجزا حاصل کرنا کمالِ فن ہے، دوا سازی کی عظمت ہے۔ ہمدرد میں ماہرینِ فن
اس عظمت اور خدمت میں ہمہ دم اور ہمہ جہت مصروف ہیں۔

ہمدرد کی فنی محنت اور دوا سازی
کی صلاحیت کا ایک مظہر ہے

جوشینا

نزلہ و زکام — جوشینا سے آرام
کھانسی اور سینے کی جکڑن کا موثر علاج

ہمدرد

آواز اخلاق

خدمت خلق روح اخلاق ہے

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۴ تا ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۳ تا ۱۹ جنوری ۱۹۸۹ء | شمارہ ۳۲

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر ـــــ دین محمد فریدی
جھنگ ـــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــــ علامہ بغدادی مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ
امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • مارشس ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف مرغانی
باربڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــــ اے کیو انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ـــــ فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

بینک ڈرافٹ بھیجنے کے لیے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

مباہلے کی آڑ میں مرزا طاہر کے مخفی منصوبے کا آغاز

قادیانی انسانی حقوق کے تحفظ کا بہت زیادہ راگ الاپتے رہتے ہیں۔ کسی جگہ کوئی قادیانی اپنی کسی شرارت کی بنا پر گرفتار ہو جاتا ہے تو پوری دنیا میں یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا جاتا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ حالانکہ قادیانیوں نے خود کو اقلیت کی حیثیت سے تسلیم ہی نہیں کیا۔ اسلامی اور آئینی حیثیت سے کافر مرتد اور زندیق ہونے کے باوجود وہ نظریہ ضرورت کے تحت مسلمان بھی بن جاتے ہیں۔ بیرونی دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے اپنے سرپرست مغربی ممالک سے مراعات سیاسی پناہ اور فوائد حاصل کرنے کے لئے اقلیت بھی بن جاتے ہیں۔ جب قادیانی شر انگیزیوں دل آزاریوں کا پاکستان میں نوٹس لیا جاتا ہے تو یہ واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ پاکستان میں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے چارٹرڈ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

اگرچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن اور مجلس کے قائدین الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد بلوچ نے برطانیہ اور دوسرے ممالک کا دورہ کر کے قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کی قلعی کھول دی ہے۔ خصوصاً اول الذکر دونوں حضرات جو تادم تحریر بیرونی ممالک کے دورے پر ہیں۔ ملک ملک دورے کر کے یہ عیاں کر دیا ہے کہ قادیانی پروپیگنڈے کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ قادیانی مباہلہ کی آڑ میں وطن عزیز پاکستان کے مستقبل سے کھیلنے اور قتل و غارت کا بازار گرم کرنے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ بیرونی دنیا میں قادیانیوں کے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے کا مقصد پہلے سے زمین ہموار اور فضا کو سازگار بنانا ہے تاکہ اگر یہاں کسی جرم پر کوئی قادیانی گرفتار ہو جائے اور گرفتاری کے بعد جرم ثابت ہونے پر سزا بھی ہو جائے تو وہ یہ کہہ سکیں کہ ہم پہلے ہی سے یہ کہہ رہے تھے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اور انسانی حقوق سلب کئے جا رہے ہیں۔

جب مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج دیا تو ہم نے اسی وقت یہ لکھ دیا تھا کہ یہ مباہلہ کا چیلنج ہرگز نہیں ہے کیونکہ مباہلہ کے لئے فریقین کا دوبدو ہونا ضروری ہے جبکہ مرزا طاہر اس سے راہ فرار ہو رہا ہے۔ جب یہ مباہلہ نہیں تو لامحالہ کوئی خطرناک منصوبہ ہے جسے مباہلہ کا نام دیا گیا ہے اور وہ یقیناً پاکستان میں قتل و غارت گری کا پروگرام ہے جس کا آغاز ہو گیا ہے ضلع نواب شاہ میں قادیانی مبلغ لطیف کے لڑکے نے ایک مسلمان نوجوان محمد اکرم کو شہید کر دیا ہے

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

پیپلز پارٹی کی حکومت نے قادیانیوں کو جو آزادی دی ہے۔ انہوں نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے اور یہ واقعہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ ہم حکومت کو واشگاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتے کہ وہ مذہبی معاملات میں مداخلت بند کرے۔ قادیانیوں کو خلاف قانون قرار دے۔ اور دوڑ ضلع نواب شاہ کے واقعہ اور قادیانی کا نذوز کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

تحفظ ختم نبوت کا سال ـــ اُٹھیے! اور اپنی ذمہ داری پوری کیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) کے موقعہ پہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ۱۹۸۹ء کا سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پہ منایا جائے گا۔ سال ۱۹۸۸ء اپنی تمام تر رونقوں اور راحت والم کے ملے جلے لمحات کے ساتھ بالآخر بیت گیا اور نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو یہ پیغام دے گیا کہ ۱۹۸۹ء تحفظ ختم نبوت کا سال ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس محاذ پر جو خدمات انجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ وہ آواز جو آج سے چند سال پہلے صرف پاکستان تک محدود تھی آج چہار دانگ عالم میں گونجنے لگی ہے۔ اور مسلمان تو مسلمان کافر خصوصاً یہود و نصاریٰ بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ یہ اس جدوجہد اور اس قربانی کا نتیجہ ہے جو علمائے کرام اور مسلمانان برصغیر اس فتنہ کے خلاف سو سال سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس فتنہ کو جسے انگریز کی سرپرستی حاصل ہے۔ جس کے سر پر یہودیوں کا دست شفقت ہے اور جو شریعت محمدیہ کی رو سے تو پہلے ہی کافر تھا۔ خود مغرب کے جمہوری نظام کے تحت بھی کافر قرار پا کر چوہڑے چماروں کی صف میں شامل ہو جائے گا۔

بہرحال قانونی طور پر کافر قرار پانے کے بعد قادیانیوں کی حالت اس سانپ کی سی ہے جو زخمی ہونے کے بعد بھی وار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آج یہ زخمی سانپ جشن صد سالہ کے نام سے اسلام اور اہل اسلام پر بھرپور حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔ ایسے میں ملت اسلامیہ کے مکمل اتحاد اور بحیثیت فتنہ مرزائیت کے خلاف سخت ترین جہاد کی ضرورت ہے۔

انگریز برصغیر پر حکمرانی جمالینے کے باوجود خوف زدہ تھا۔ اس نے اپنے اقتدار کو دوام اور سیاسی استحکام بخشنے کے لئے اپنے چند دانشوروں کی ایک کمیٹی قائم کی۔ جس نے برصغیر کے حالات اور مسلمانوں کی نفسیات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ "نظریہ جہاد" کے وجود کو ختم کر دیا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی شخصیت کو نبی کا درجہ دیتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر لا کھڑا کیا جائے۔ تاکہ اس کی باتوں کو مذہبی رنگ دے کر مسلمانوں کی عظمت کی ضمانت واحد مشترکہ جذبۂ جہاد کو مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لئے ختم کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے ایک پادری مسٹر ٹیلرام کے دوست اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ایک معمولی کلرک مرزا غلام قادیانی نے اپنی خدمات کو پیش کیا۔ اور پھر اپنی ملازمت چھوڑ کر اک نئے مشن کے ساتھ قادیان جا پہنچا۔ ہم اس بات کو دہرانا نہیں چاہتے مگر اس کا ذکر کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ مرزا قادیانی نے اس انگریز کی آب یاری میں اپنے لئے فضا ہموار کی، محدث بنا، مجدد ہوا، قرآن و حدیث کی دھن مانی، تحریفیں اور تاویلیں کیں، عیسیٰ، عین محمد اور پھر مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کر ڈالا۔ جس نے انگریز کی اطاعت و فرمانبرداری کو فرضیت کا درجہ دیا اور جہاد کو آئندہ کے لئے حرام قرار دے دیا۔ وہ اپنے خیالی اور انگریزی شیطانی الہام پڑھ پڑھ کر سناتا رہا اور برطانوی استعمار کی "نمک حلالی" کا ثبوت دیتا گیا۔ علماء حق نے اس فتنہ کا پورا پورا محاسبہ کیا۔ یہ ٹولہ برطانوی سامراج سے قریب ہونے کے باعث ہمیشہ بیوروکریٹ کا منظور نظر رہا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آغاز پاکستان سے ہی اس ٹولے نے اپنے اثر و رسوخ کو قائم رکھا۔ اور ملک بھر کے تمام محکموں و شعبوں کی اعلیٰ پوسٹوں پر براجمان ہوا۔ مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور معاشرتی اداروں میں شرکت کے باعث قادیانیت کو پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ اور قائد اعظم کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کرنے والا ظفر اللہ قادیانی، لفظی طور پر پاکستان کا وزیر خارجہ مگر معنوی طور پر ربوہ اسٹیٹ کی وزارت خارجہ کے فرائض سرانجام دیتا رہا۔ جب یہ کربناک صورتحال علماء اسلام کو میدان میں لے آئی۔ ارباب اقتدار کو جھکنا پڑا۔ مگر پھر بھی قادیانیت پر یکطرفہ ڈگری جاری کی گئی۔ بلکہ پاکستان قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو اپنی صفائی کے مکمل مواقع فراہم کئے گئے۔ قادیانی مذہب کے دونوں گروہوں کے امراء مرزا ناصر اور صدر الدین جو کہ اپنے مذہب سے متعلق تمام مرزائیوں کے مقابلہ میں زیادہ معلومات رکھتے تھے اسمبلی پہنچے اور پھر دنوں تک بحث و تمحیص جاری رہی بالآخر انہیں متفقہ طور پر کافر قرار دے دیا گیا۔ مذہبی اور عقلی بحث میں واضح شکست کے بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ عالم اسلام کے اس فیصلے کو بسر و چشم تسلیم کرتے اور اپنے ناپاک عقائد و نظریات سے تائب ہو کر خلوص نیت سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان لے آتے۔ مگر قادیانی گروہ نے ایسا نہ کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔ اور ایک شخص کی ذہنی اختراع کو اپنا دین ایمان سمجھتے ہوئے نہایت ڈھٹائی سے ہٹ دھرمی اختیار کئے رہے۔ کوئی اقلیت اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے خواہ کچھ بھی کرے ہمیں اس پر کبھی کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن جب کوئی اسلامی فکر سے متصادم ہو جائے اور پھر خود کو حقیقی مسلمان کہلوانے پر بضد رہے تو ایسی صورت میں مسلمانوں کی طرف سے ردعمل کا پیدا ہونا یقینی امر ہے۔

(بقیہ ص ۳۰ پر)

دنیا کا دھوکہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

۴۰۔ ترجمہ۔ اے لوگو! اچھی طرح سمجھ لو خوب دل میں جما لو کہ (بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی زندگی تم کو دھوکہ باز (شیطان) تم کو اللہ تعالیٰ سے دھوکہ میں ڈال دے (کہ اس کے دھوکہ میں آکر تم اللہ جل شانہٗ سے بے فکر ہو جاؤ)۔"

حضرت سعید بن جبیرؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ دنیا کا دھوکہ میں ڈالنا یہ ہے کہ اس میں مشغول ہو کر آخرت کی تیاری سے غافل ہو جاؤ اور شیطان کا دھوکہ یہ ہے کہ گناہ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی تمنا کرتے رہو (درمنثور)

۴۱۔ "(فرعون کے خاندان کے اُس مومن شخص نے جس نے اپنے ایمان کو مخفی کر رکھا تھا۔ اپنی برادری کو نصیحت کرتے ہوئے کہا)" اے قوم یہ دنیوی زندگی محض چند روزہ ہے دراصل ٹھہرنے کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔

۴۲۔ ترجمہ۔ جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہو (یعنی جیسا کھیتی کے لئے بیج بویا جاتا ہے پھر اس کو پانی وغیرہ دیا جاتا ہے تاکہ پھل پیدا ہو۔ اسی طرح وہ آخرت کی کھیتی کرنا چاہتا ہے اس کے لئے بیج ڈال کر اس کی پرورش کرتا ہے ایمان سے اور اعمالِ صالحہ سے) ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو (کہ ساری کوشش اسی زندگی پر خرچ کر دے) تو ہم اس کو دنیا میں کچھ دے دیں گے اور ایسے شخص کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔

۴۳۔ ترجمہ۔ پس جو کچھ تم کو (اس دنیا میں) دیا گیا وہ محض چند روزہ زندگی کے برتنے کے لئے ہے (اور بہت جلد فنا ہو جانے والا ہے۔ اور آخرت میں) جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔ وہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں اور جو کبیرہ گناہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے احتراز کرتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور (وہ لوگ ہیں) جنہوں نے اپنے رب کا کہنا مانا اور نماز کو قائم کیا اور ان کا (ہر مہتم بالشان) کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے اور (وہ لوگ ہیں کہ) ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے خوب خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے (منصف مزاج) ہیں کہ اگر ان پر ظلم ہو (اور ان کو بدلہ لینے کی ضرورت پڑے) تو برابر کا بدلہ لیتے ہیں (یہ نہیں کہ ایک کے بدلہ میں دو اور کسی کا بدلہ کسی سے لیں) علماء نے لکھا ہے کہ ان آیات میں بعض اہم امور اور خصوصی اوصاف کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے چاروں خلفائے راشدین کی طرف ترتیب خلافت سے نمبروار اشارہ ہے۔

۴۴۔ ترجمہ۔ اور آپ کے رب کی رحمت اس سے بدرجہا بہتر ہے جس (دنیا) کو یہ لوگ جمع کرتے ہیں (اس کے بعد دنیوی زیب و زینت کی چند اشیاء ذکر کرنے کے بعد ارشاد ہے) ترجمہ: (اوپر سے سونے چاندی کی چھتوں اور دروازوں وغیرہ کے ذکر کے بعد ارشاد ہے) اور یہ سب کا سب صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے (دو چار دن کی بہار ہے) اور آپ کے رب کے یہاں آخرت تو متقی لوگوں کے لئے ہے۔"

۴۵۔ ترجمہ۔" اور میں نے جن و انس کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے رزق رسانی نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلایا کریں۔ حق تعالیٰ شانہٗ تو خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا' قوی' نہایت قوت والا ہے۔

۴۶۔ ترجمہ۔ تم خوب جان لو کہ دنیوی زندگی ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ آدمی اس میں لگ جائے یہ تو) محض لہو و لعب اور ظاہری زیب و زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال و اولاد میں ایک دوسرے پر بڑھا ہوا تری ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ مینہ برسا کر اس کی وجہ سے پیداوار (ایسی بڑھی کہ وہ) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہونے لگی پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے کہ تو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر وہ چورہ چورہ ہو جاتی ہے۔ یہی حالت دنیا کی زیب و زینت اور بہار کی ہے کہ آج زوروں پر ہے پھر اضمحلال ہے پھر زوال ہے) اور آخرت کی یہ حالت ہے کہ اس میں سخت عذاب ہے (جس سے بچنے کی انتہائی کوشش ہونا چاہیے) اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے (جس کے حاصل کرنے کی کوشش اس کی شان کے مناسب ہونا چاہیے۔ اور یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ) دنیا کی زندگی دھوکہ کا سامان ہے (جب دنیا کی یہ حالت ہے اور آخرت کی یہ کیفیت تو سعادت کی بات یہ ہے کہ) تو اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو (اور اس کی شان کے مناسب کوشش کرو اور نہایت اہتمام سے دوڑو) ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے جو ایسے لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل و احسان ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل

سے نواز دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہٗ بہت زیادہ فضل والے ہیں" (مگر کوئی اس کے فضل سے حصہ لینا بھی چاہے)

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ بچہ جب اس کو کچھ بھی سمجھ شروع ہوتی ہے تو وہ لہو ولعب کی طرف مشغول ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر اس کا ایسا جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں اس کو کوئی چیز اچھی نہیں معلوم ہوتی پھر اس کے بعد جب وہ ذرا بڑا ہوتا ہے تو اس میں زیب وزینت، اچھے کپڑوں کا پہننا، گھوڑے وغیرہ کی سواری کا شوق پیدا ہوتا ہے جس کے سامنے لہو ولعب کی لذت بھی لغو ہو جاتی ہے اس کے بعد اس میں جوانی کی لذتوں کا زور ہوتا ہے، شہوت پوری کرنے کے مقابلہ میں اس کی نگاہ میں کوئی چیز نہیں رہتی۔ نہ مال ومتاع کی وقعت رہتی ہے نہ عزت وآبرو کی۔ اس کے بعد پھر اس میں بڑائی اور تفاخر اور ریاست کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو پہلے جذبوں پر غالب آجاتا ہے۔ یہ سب دنیاوی لذات ہیں اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں ہر چیز لغو بن جاتی ہے، یہی اصل جذبہ ہے جو سب سے زیادہ قوی ہے پس ابتدائی زمانہ میں کھیل کود کی رغبت ہوتی ہے اور بلوغ کے شروع میں شہوت کا زور ہوتا ہے۔ بیس سال کی عمر کے بعد سے ریاست کا جذبہ شروع ہوتا ہے اور چالیس سال کی عمر کے قریب سے علوم اور معرفت کا جذبہ شروع ہوتا ہے جیسا کہ بچپن میں بچہ کھیل کے مقابلہ میں عورتوں کے اختلاط اور ریاست کو لغو سمجھتا ہے اسی طرح یہ دنیا داران لوگوں پر ہنستے ہیں جو اللہ کی معرفت میں مشغول ہوتے ہیں اور یہ اللہ والے سمجھتے ہیں کہ یہ بچے ہیں۔ بلوغ کے لطف کو جانتے ہی نہیں۔

اس آیت شریفہ میں دنیوی لذات کے سب انواع کو ذکر فرما کر اس پر تنبیہ فرمائی کہ ساری ہی لذتیں دھوکہ ہیں اور کام آنے والی صرف آخرت اور آخرت کی زندگی ہے۔ دنیا کی ساری لذتیں اس کھیتی کی طرح ہیں جو لہلہا کر خشک ہو جائے پھر اس کو ہوا اڑا کر فنا کردے۔

۲۷۔ ترجمہ۔ یہ لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے آنے والے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں (یعنی قیامت کے دن کی نہ تو کوئی فکر ہے نہ اس کی کوئی تیاری ہے۔ دنیا کی محبت نے ایسا اندھا کر رکھا ہے کہ ذرا بھی تو اس انتہائی مصیبت کے دن کی پرواہ نہیں ہے)

۲۸۔ ترجمہ۔ "پس جس دن وہ بہت بڑا ہنگامہ (مصیبت کا دن یعنی قیامت کا دن) آجائے گا جس دن آدمی یاد کرے گا کہ (دنیا میں) کس کام کے لئے کوشش کی تھی اور دوزخ ان دن آنکھوں کے سامنے ہوگی (اس دن کا قانون یہ ہے) کہ جس شخص نے (دنیا میں) سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کو (آخرت) پر ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانہ تو جہنم ہوگا۔ اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا۔ اور نفس کو (حرام) خواہشات سے روکا ہوگا پس جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

ایک صحابیؓ کی کرامت

انبیاء کرام علیہ السلام کے بعد سب سے افضل اور برتر جماعت اس دنیا میں صحابہؓ کرام رضوان علیہم کی گذری ہے۔ ہر ایک صحابیؓ باری تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور بے پایاں کرم واحسان کا مرکز تھا۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکات نے ان کے دلوں میں ایمان استقامت اور توکل علی اللہ کی ایسی شمعیں روشن کر دی تھیں جس کی ضیاء پاشیوں کی مثال انبیاء کرام کی سیرت طیبہ کے سوا کہیں اور نہیں مل سکتی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ صحابیؓ کے مرتبے کو اگر اسلامی دنیا کے سارے نبی ہیں، وہ بھلا کیسے اسود عنسی کو نبی مان لیتے۔ انہوں نے برملا اس کی نبوت کا انکار کر دیا اور لوگوں کو اس بدبخت کے خلاف حق کی بات پہنچانی شروع کر دی۔ اسود عنسی نے جب حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی فوج کے ذریعہ گرفتار کر لیا تو ان کے لئے یہ سزا تجویز کی کہ انہیں کھولتے ہوئے تیل میں تل دیا جائے۔ آگ جلائی گئی اور اس پر بہت بڑے کڑاہے میں تیل کھولا گیا جب تیل گرم ہو کر ابلنے لگا تو ظالم اسود کے پیروکاروں نے حضرت ابو مسلم خولانیؓ کو کڑاہے میں ڈال دیا۔ صحابی کی کرامت دیکھئے کہ ابو مسلم خولانی کچھ دیر کے بعد تیل کے کڑاہے سے بڑے اطمینان کے ساتھ مسکراتے ہوئے باہر نکلے جب اسود عنسی اور اس کے پیروکاروں نے یہ ماجرا دیکھا تو خوفزدہ ہو کر بھاگے حضرت ابو مسلم خولانیؓ وہاں سے واپس مدینہ منورہ میں تشریف لائے لیکن آپ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے آپ کی خبر مدینہ میں پہنچ چکی جب آپ مدینہ پہنچے تو حضرت عمرؓ نے آپ کو گلے لگایا اور اللہ تعالیٰ کی اس نصرت غیبی پر بہت شکر گزار ہوئے۔

آنحضرتؐ کے پانچ ارشادات گرامی

قاری محمد گلاب خان بگرام

۱ مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع تعلق رکھے۔ (بخاری ومسلم)

۲ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری داؤد)۔

۳ مسلمان بھائی کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ (داؤد بخاری ومسلم)

عالم اسلام اور قادیانیت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا ایک اہم مضمون

کا فرافرنگ کی نمک خواری اور ملت اسلامیہ سے غداری قادیان کے مغل خاندان کی سرشت میں داخل تھی جس کے شواہد پہلے گذر چکے ہیں۔ قادیان کے "سرکاری نبی" نے نہ صرف اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھا بلکہ الہامی سند عطا کر کے اسے عالم اسلام میں پھیلانے کی کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ملت اسلامیہ کی عداوت اور انگریز کی وفاداری اپنی جماعت کے ذہنوں میں کوٹ کوٹ کر بھردی تھی چنانچہ اپنی جماعت کے نام فرمان جاری کیا کہ:۔

"یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کا شکر گذار نہ ہو۔ یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کے لئے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ تم ان کی نگاہ میں کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے اس ملک میں قائم کی ہے۔ اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی۔ یہ مسلمان لوگ جو فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان علماء کے فتوے سن چکے ہو۔ یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو۔ اور ان کی نظر میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے۔ اور تم نہیں، تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے، بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو۔

سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں۔ جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔

سنو! انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے وہ سپر (ڈھال) ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو۔ اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں۔ ہزار ہا درجہ ان سے انگریز اچھے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیں واجب القتل نہیں سمجھتے۔ وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے"۔

(اپنی جماعت کے لئے ضروری نصیحت منجانب مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱۰ صفحہ ۱۲۳)

اہل قادیان گروہ مسلمانوں کے نزدیک مرتد اور واجب القتل کیوں ہے؟ اس کا جواب بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے سنیے:۔

"گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ہزارہا مسلمانوں نے جو مجھے کافر قرار دیا اور مجھے اور میری جماعت کو ہر ایک طور کی بدگوئی اور بداندیشی سے ایذا دینا اپنا فرض سمجھا۔ اس تکفیر اور ایذا کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان نادان مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات کے خلاف دل و جان سے گورنمنٹ انگلشیہ کی شکر گذاری کیلئے ہزار ہا اشتہار شائع کئے گئے۔ اور ایسی کتابیں بلاد عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں۔ یہ باتیں بے ثبوت نہیں اگر گورنمنٹ توجہ فرمائے تو نہایت بدیہی ثبوت میرے پاس موجود ہیں۔

(درخواست بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر تبلیغ رسالت صفحہ ۱۳)

گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ قادیان سے جو مبلغ اسلامی ممالک میں بھیجے جاتے تھے۔ انہیں قادیانی نبوت کی جانب سے ہدایت ہوتی تھی۔ کہ وہ اسلامی ممالک کی رعایا کے سامنے گورنمنٹ برطانیہ کے فضائل و مناقب بیان کریں۔ ان میں باہمی انتشار و تفرقہ پیدا کریں۔ مسلمان حکام سے رعایا کو برگشتہ کریں انگریز پرست افراد سے روابط قائم کر کے انہیں اسلامی حکومت سے بغاوت و غداری پر آمادہ کریں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو جھانسہ دے کر انہیں قادیانی ارتداد کی راہ پر لگائیں۔ قادیان کا یہ جاسوسی نظام اسلامی ممالک میں کس طرح کام کرتا تھا؟ اس کی چند مثالیں پیش کر دینا کافی ہوگا۔

افغانستان

(۱) ۱۹۰۲ء میں ایک عبداللطیف نامی افغانی ملّا کو قادیان میں چار ماہ کی جاسوسی ٹریننگ دینے کے بعد کابل بھیجا گیا جس کو وہاں کی حکومت نے بہ سزائے ارتداد و جاسوسی سنگسار کرا دیا۔ خلیفہ قادیان مرزا محمود صاحب عبداللطیف مرزائی کے قتل کا سبب ایک جرمن انجینئر کے حوالے سے بایں الفاظ بیان کرتے ہیں

"صاحبزادہ عبداللطیف کو اس لئے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے۔ اور حکومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبۂ حریت کمزور ہو جائے گا۔ اور ان پر انگریزوں کا اقتدار چھا جائے گا۔ اگر صاحبزادہ عبداللطیف صاحب خاموش بیٹھے رہتے اور جہاد کے خلاف کوئی لفظ بھی نہ کہتے تو

حکومتِ افغانستان کو انہیں شہید کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ (الفضل ۶ر اگست ۱۹۲۵ء)

۲۔ اور اس واقعہ سے ڈھائی تین سال قبل اسی نوعیت کا واقعہ ایک عبدالرحمان نامی مرزائی کے ساتھ پیش آیا۔ اسے بھی حکومتِ افغانستان نے قتل کروا دیا۔

۳۔ ۱۹۲۵ء میں افغانستان میں دو اور مرزائی پکڑے گئے۔ جن کے بارے میں حکومت افغانستان نے مندرجہ ذیل پریس نوٹ جاری کیا۔

"کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحلیم چہار آسیانی و ملاء نور علی دکاندار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انہیں صلاح کی راہ سے بھٹکا رہے تھے۔ جمہوریہ نے ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر ان کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجرم ثابت ہو کر عوام کے ہاتھوں پنجشنبہ ۱۱ رجب کو عدم آباد پہنچائے گئے ان کے خلاف مدت سے ایک اور دعویٰ دائر ہو چکا تھا۔ اور مملکت افغانیہ کے مصالح کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضہ سے پائے گئے جن سے پایا جاتا ہے وہ افغانستان کے دشمنوں (انگریزوں) کے ہاتھ بک چکے تھے۔ اس واقعہ کی تفصیل مزید تفتیش کے بعد شائع کی جائے گی۔

۴۔ قادیانیوں کی اس ناروا جسارت کے خلاف افغانستان کی اسلامی حکومت نے جس ردِ عمل کا اظہار کیا اس کا خوشگوار نتیجہ یہ نکلا کہ افغانستان کی سرزمین قادیان کی ظلی نبوت سے پاک ہو گئی۔ اور اس کے بعد قادیانیوں کو آئندہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہاں کفر و ارتداد کی کھلی تبلیغ کر سکیں۔

۵۔ حکومتِ افغانستان کے اس جرأتمندانہ اقدام سے قادیانی اور ان کے سفید آقا (انگریز) دونوں افغانستان کے دشمن بن گئے۔ ۱۹۲۵ء میں قادیان کے خلیفہ نے "لیگ آف نیشنز" سے مطالبہ کیا کہ افغانستان سے ایکشن لیا جائے

۶۔ ۱۹۱۹ء میں انگریز نے افغانستان کو جنگ میں الجھایا۔ تو قادیان میں مسرت اور شادمانی کے شادیانے بجنے لگے۔ اور خلیفۂ قادیان نے فرطِ مسرت میں اعلان بھی کر دیا کہ:۔

"عنقریب ہم کابل میں جائیں گے"

(الفضل ۲۷ر مئی ۱۹۱۹ء)

لیکن مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کی طرح خلیفۂ قادیان کا یہ خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔

۷۔ اس جنگِ کابل میں قادیان نے ہر ممکن طریقہ سے انگریزوں کو مدد پہنچائی۔ الفضل کے بیان کے مطابق

"جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی ہے تب ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر (انگریزوں کو) مدد دی اور علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی جس کی بھرتی بوجہ جنگ کے بند ہو جانے سے رک گئی ورنہ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام لکھا چکے تھے۔ اور خود ہمارے سلسلہ بانی کے چھوٹے صاحبزادہ اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں رضاکارانہ طور پر کام کرتے رہے"

(الفضل ۱۴ر جولائی ۱۹۲۰ء)

۸۔ قادیانی جماعت کی افغانستان سے عداوت ہی کا کرشمہ ہے کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ مسٹر ظفر اللہ خان قادیانی نے پاک افغان تعلقات کو اس انداز سے بگاڑا کہ آج تک دونوں برادر اسلامی ملکوں کے تعلقات صاف نہیں ہو سکے۔ دو مسلم ہمسایہ ملکوں کے درمیان عداوت اور تلخی کے بیج بو دینا قادیانی حکمتِ عملی کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

عراق و بغداد

۱۔ ۱۹۱۰ء میں جب برطانوی عفریت نے عراق پر اپنے دانت حرص تیز کئے اور لارڈ ہارڈنگ اسلامی مملکت کو برطانوی نو آبادی بنانے کا منصوبہ لے کر عراق میں وارد ہوا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔ اور قادیانی جریدہ "الفضل" نے انگریز پرستی اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ ان الفاظ میں کیا۔

"یقیناً اس نیک دل افسر (لارڈ ہارڈنگ) کا عراق میں جانا عمدہ نتائج پیدا کرے گا۔ ہم ان نتائج پر خوش ہیں۔۔۔ کیونکہ خدا ملک گیری اور جہانبانی اسی کے سپرد کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری چاہتا ہے۔ اور اسی کو زمین پر حکمران بناتا ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں، کیونکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہو گئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ برٹش حکومت کی توسیع کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے اشاعتِ اسلام کا میدان بھی وسیع ہو جائے گا اور غیر مسلم کو مسلم کے بنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں گے"

(الفضل ۱۱ر فروری ۱۹۱۰ء)

۲۔ اور ۱۹۱۸ء میں جب بغداد پر انگریز کا تسلط ہوا اور وہاں کے مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپایا گیا تو قادیانی امت پھولے نہیں سماتی تھی۔ اسلام کی اس مصیبتِ عظمیٰ پر قادیانی امت فرحت و مسرت میں آپے سے باہر ہو گئی اور اخبار "الفضل" "قادیان" نے لکھا ہے

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو! "

"عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔ فتح کے وقت ہماری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں، دیکھئے کس زمانے میں اس فتح کی خبر دی گئی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام سے لوگوں کو جمع کر کے اس طرف بھیجا۔ دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے فرشتے تھے۔ جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر اتارا تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کر کے ہر قسم کی مدد کے لئے تیار کریں"

(۵ ، دسمبر ۱۹۱۸ء)

اس اقتباس کو بار بار پڑھیئے، گورنمنٹ برطانیہ کو قادیانی مہدی کی تلوار بنایا جاتا ہے۔ اور قادیانی جاسوس اس تلوار کی چمک تمام اسلامی ممالک میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ سقوطِ بغداد کے المناک حادثہ کو "فتح بغداد" کہہ کر اس پر فخر کیا جاتا ہے۔ انگریزوں کی فوج کی مدد کے لئے فرشتے نازل کئے جاتے ہیں کیا اسلام دشمنی کا اس سے بدتر مظاہرہ ممکن ہے!

۳۔ اور قادیانیوں نے اس "فتح بغداد" کے موقعہ پر انگریز کی کس قدر مدد کی؟ اس سوال کا جواب خلیفہ قادیان دوم مرزا محمود کی زبان سے سنیئے:۔

"عراق کو فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی (انگریزی فوج میں) بھرتی ہو کر چلے گئے۔ لیکن جب وہاں حکومت قائم ہو گئی تو گورنمنٹ نے یہ شرط کروائی کہ پادریوں کو عیسائیت کی اشاعت کرنے میں کوئی روک نہ ہوگی۔ مگر احمدیوں کے لئے نہ صرف اس قسم کی کوئی شرط نہ رکھی۔ بلکہ احمدی اگر اپنی تکالیف پیش کرتے ہیں تو بھی عراق کے پالٹکس میں دخل دینے کو اپنی شان سے بالا سمجھتے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ جس جماعت کا دعویٰ تھا کہ اسلامی جہاد حرام ہے اور انگریزوں کے مقابلہ میں ہاتھ اٹھانا کفر ہے، وہی جماعت اسلامی ممالک پر انگریزوں کی یورش کو مدد دینے کے لئے خون بہاتی اور سینکڑوں آدمی بھرتی کراتی ہے۔

۴۔ اور قادیانیوں کی اس انگریز پرستی ہی کا نتیجہ تھا کہ جب بغداد "فتح" ہوا۔ اور عراق عرب پر انگریزوں کا تسلط ہوا تو انگریزوں کی طرف سے عراق کا سب سے پہلا گورنر میجر حبیب اللہ قادیانی کو مقرر کیا گیا۔ جو خلیفہ قادیان کا برادرِ نسبتی اور انگریزی فوج کا معتمد افسر تھا۔ ایک قادیانی کو ایک مفتوحہ اسلامی علاقے پر گورنر مقرر کرنا درحقیقت ملتِ اسلامیہ سے انگریز کا بدترین مذاق تھا

۵۔ اسی "فتح بغداد" کے موقعہ پر انگریزی نبی کے پایۂ تخت "قادیان" میں جشنِ مسرت منایا گیا۔ اور عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔ قادیان کے سرکاری آرگن روزنامہ الفضل نے اس جشنِ مسرت کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا:۔

"۲۷، ۲۸ ماہ نومبر کو انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" کے زیر انتظام حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار اور عظیم الشان فتح کی خوشی میں ایک قابل یادگار جشن منایا گیا...... غرض کہ احمدیوں کا کوئی مکان اور کوئی عمارت ایسی نہ تھی جس پر روشنی نہ کی گئی ہو، یہ پرلطف اور مسرت انگیز نظارہ بہت مؤثر اور خوشنما تھا۔ اور اس سے احمدیہ پبلک کی اس عقیدت پر خوب روشنی پڑتی تھی جو اسے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ہے"۔

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء)

آہ! کس قدر دل خراش تھا یہ منظر! کہ اسلامی خلافت کے سقوط اور اسلامی ممالک پر انگریز کے منحوس تسلط سے امت اسلامیہ میں صفِ ماتم بچھی ہوئی تھی۔ مسلمانوں کے دل بریاں اور آنکھیں گریاں تھیں، لیکن امتِ اسلامیہ کے یہ غدار، محمد رسول اللہ کے یہ باغی، کافر افرنگ کے یہ عقیدت کیش جشنِ مسرت منا کر مسلمانوں کے زخم پر نمک پاشی کر رہے تھے۔

شام اور فلسطین

۱۔ ملک شام اور فلسطین پر انگریزی تسلط کے لئے زمین ہموار کرنے کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی نے حرمتِ جہاد پر عربی میں کتابیں لکھیں اور انہیں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ بلاد عرب میں پہنچا دیا، مرزا غلام احمد قادیانی بڑے فخر سے لکھتا ہے۔

"اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعتِ جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں۔ جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا۔ اور وہ کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا"۔

"یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے، اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں۔ ان کتابوں کے نام مع ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں۔ جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے (اس کے ذیل میں مرزا نے اپنی چوبیس کتابوں اور رسالوں کی فہرست درج کی ہے)"۔

(تبلیغ رسالت ص ۱۶۰، ج ۶)

ضروری تصحیح

ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۳۰ میں صفحہ ۱۱ پر قاری عبدالباسط عبدالصمد مرحوم پر میری تعزیتی نظم چھپی ہے۔ اس کے دوسرے بند کے مصرعِ ثانی میں لفظ "صورت" سہو کتابت سے "سیرت" لکھا گیا ہے۔

صحیح مصرع اس طرح ہے۔

وہ جس کے حسنِ صورت کا گرویدہ ہے عالم تمام

قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

مسلم فاروقی کراچی۔

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھوالشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

جامع الکمالات

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ محمد یاسین ... بورہ ... ایمان

محسنِ انسانیت سرکارِ دو عالم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہی ایک دلآویز و دلربا محاسن و کمالات کا مجموعہ تھی بقول حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ ۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبیؐ اقرار

(قصائدِ قاسمی)

اور آپ ہی کی ذاتِ گرامی سب نبیوں کی سرتاج اور سب کی پیشوا ہے آپ نبوت کے فاتح بھی ہیں اور خاتم بھی ہیں کیونکہ سب سے پہلے نبی آپ ہی ہیں اور سب سے آخری نبی آپ ہی ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔

کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور بدن کے درمیان ہی تھے ایک اور ارشاد میں فرمایا۔

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ (بیہقی)

یعنی میں اللہ کا بندہ ہوں اور خاتم النبیین ہوں اور ایک جگہ ختم نبوت کو قصر اور محل کی مثال دیکر سمجھایا کہ اس محل کی آخری اینٹ میں ہوں جس نے اس محل کو مکمل کر دیا اس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم ہونے کے ساتھ ساتھ فاتح بھی ہیں ایک حدیث شریف میں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فاتح بھی بنایا ہے اور خاتم بھی کیونکہ ختم کے لئے اوّل و آخر ہونا بھی لازم تھا تو حدیث ذیل میں یہی فرمایا آدم علیہ السلام کو حضور علیہ السلام کا نورِ نبوت دکھاتے ہوئے تعارف کرایا گیا کہ یہ آپ کی اولاد سے ہیں جو نبوت میں اوّل بھی ہے اور آخر بھی۔ ایک ارشاد میں فرمایا میں نبیوں میں پہلا ہوں بلحاظ پیدائش کے اور سب سے پیچھے ہوں بلحاظ البعثت کے (ابو نعیم) بحر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے اور روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ جو کمالات سابقہ انبیاء کو الگ الگ عطا فرمائے گئے وہ سب کے سب بلکہ ان سے بھی زیادہ آپؐ کو عطا فرمائے گئے مثلاً (۱) اگر اور انبیاء علیہم السلام ہیں تو آپ خاتم النبیین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۲) اگر اور انبیاء کرام کی نبوتیں مرجع اقوام و ملل ہیں تو آپ کی نبوت اس کے ساتھ مرجع انبیاء و رسل بھی ہے (۳) اگر اور انبیاء کرام عابد ہیں تو آپ کو ان عابدوں کا امام بنایا گیا۔ (۴) اگر اور انبیاء کرام اپنے ظہور کے وقت نبی تھے تو آپ اپنے وجود ہی کے وقت نبی تھے جو آدم کی تخلیق سے بھی قبل کا کارنامہ ہے۔

(۵) اگر اوروں کی نبوت حادث تھی تو آپ کی نبوت قدیم بھی (۶) اگر اور انبیاء کرام اور ساری کائنات مخلوق ہی تو آپ مخلوق ہونے کے ساتھ ساری کائنات کی تخلیق کا سبب بھی ہیں (۷) اگر عہدِ الست میں اور انبیاء کرام مع تمام اولاد کے بلیٰ کے ساتھ مقر تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اقرار کرنے والے ہیں آپؐ نے سب سے پہلے بلیٰ کہا تھا (۸) اگر اور انبیاء قبروں سے مبعوث ہوں گے تو آپ اوّل المبعوثین ہوں گے۔ (۹) آپ سب سے پہلے سجدہ کریں گے جب اور کسی کو اجازت نہ ہوگی (۱۰) آپ کو سجدہ سے سر اٹھانے کی سب سے پہلے اجازت ہوگی (۱۱) اس روز اور نبی اپنی شفاعت سے بچنے کی کوشش کریں گے تو آپؐ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے۔ (۱۲) اگر انبیاء کرام میدانِ حشر میں ہوں گے تو آپ ہی سب سے پہلے پل صراط پار کر جائیں گے (۱۳) اگر اور انبیاء کرام ابھی دروازۂ جنت پر ہوں گے تو آپ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (۱۴) اگر اور انبیاء کرام روزِ قیامت شافع و مشفع ہوں گے تو آپ اوّل شافع و مشفع ہوں گے۔ (۱۵) اگر اور انبیاء کرام کو علوم خاصہ ملے تو آپ کو علم الاولین والآخرین عطا ہوئے (۱۶) اور انبیاء کرام کو الگ الگ علوم ملے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء، حضرت یوسفؑ کو تعبیر، حضرت سلیمانؑ کو پرندوں کی بولی سمجھنا، حضرت خضر علیہ السلام کو لدنی، حضرت عیسیٰؑ کو حکمت تو آپؐ کو تمام علوم سب سے زیادہ عطا ہوئے (۱۷) اور انبیاء کرام کو خلق ملا تو آپؐ کو خلقِ عظیم ملا۔ (۱۸) اور انبیاء کرام کو کتابیں قابلِ نسخ ملیں اور آپؐ کو کتاب ناسخ عطا ہوئی (۱۹) اور انبیاء کرام کو دین ملا تو آپؐ کو کامل دین ملا۔ (۲۰) اور انبیاء کو ہنگامی دین ملے اور آپؐ کو دوامی دین عطا ہوا۔ (۲۱) اور انبیاء کرام کو دین ملا تو آپؐ کو غلبۂ دین عطا ہوا۔ (۲۲) اور انبیاء کرام کے دین میں تحریف ہو گئی تو آپؐ کے دین کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی۔ (۲۳) اگر دینِ موسوی میں جلال اور دینِ عیسوی میں جمال غالب تھا تو آپؐ کو دین جمال و جلال کا مجموعی طور پر اعتدال عطا فرمایا (۲۴) اور انبیاء کرام کو نماز ملی تو آپؐ کو پانچ وقت کی نمازیں ملیں (۲۵) اور انبیاء کرام کی نمازوں کے لئے محراب، کنیسے وغیرہ ضروری تھے تو آپؐ کی امت کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی (۲۶) سارے انبیاء اپنے قوموں اور بستیوں کی طرف گئے آپ ساری اقوام کی طرف مبعوث ہوئے۔ (۲۷) اگر اور انبیاء کرام کی دعوت خصوصی تھی تو آپؐ کی دعوت عالمگیر ہوئی (۲۸) اگر اور نبی کی دو علاقوں کے لئے رحمت تھے تو آپؐ سارے جہانوں کے لئے رحمت تھے (۲۹) اور انبیاء کرام اپنے علاقوں کو ڈرانے والے تھے آپؐ سارے جہانوں کے لئے نذیر تھے۔ (۳۰) اور انبیاء کرام اپنے ملکوں قوموں کے ہادی تھے تو آپؐ سارے انسانوں کے ہادی تھے (۳۱) اور نبیوں

کو ذکر دیا گیا کہ مخلوق انہیں یاد رکھے اور آپ کو رفعت ذکر دی گئی کہ زمینوں، پہاڑوں، میدانوں، غاروں، دریاؤں میں اذانوں، خطبوں، نمازوں اور ہر وقت کی دعاؤں میں آپ کا ذکر جاری ہے۔ (۳۲) اور نبیوں کے معجزے ختم ہو گئے آپ کا معجزہ قرآن تا قیامت باقی ہے (۳۳) اگر قرآن پاک میں انبیاء کرام کا ذکر ہے تو آپ کے چہرہ مبارک کا ذکر قد نری تقلب وجهك في السماء آنکھوں کا ذکر ولا تمدن عینیک زبان کا ذکر فانما یسرناہ بلسانک ہاتھ اور گردن کا ذکر ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک سینہ مبارک کا ذکر الم نشرح لک صدرک پیٹھ کا ذکر ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک۔ قلب کا ذکر نزلہ علی قلبک آپ کی پوری زندگی اور عمر کا ذکر لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون۔ (۳۴) اور انبیاء کو انفرادی عبادتیں ملیں تو آپ کی امت کو فرشتوں کی طرح صف بندی کی اجتماعی عبادت دی گئی۔ (۳۵) حضرت آدم کو حجر اسود ملا تو آپ کو روضۂ جنت ملا جو آپ کی قبر شریف اور منبر شریف کے درمیان ہے (۳۶) حضرت ابراہیم کو اگر مقام ابراہیم ملا تو آپ کو مقام محمود ملا۔ (۳۷) اگر حضرت ابراہیم پر نار نے اثر نہ کیا تو آپ کے استعمال شدہ دستر خوان کو آگ میں ڈالے گئے پر کچھ اثر نہ ہوا۔ (۳۸) حضرت یوسف کو جزوی حسن ملا تو آپ کو کامل حسن ملا۔ (۳۹) اگر حضرت موسیٰ کو ارض فلسطین ملی تو آپ کو ساری زمین ملی (۴۰) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو احیاء موتیٰ کا معجزہ عطا ہوا تو آپ کو احیاء موتیٰ کے ساتھ قلوب اور ارواح کا معجزہ عطا ہوا جس سے مردہ دل جی اٹھے اور صحرائیوں کی جاہل قوم عارف بن گئی۔

وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ تسلیما کثیرا کثیرا

محبوب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی فضل واحد

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سراپا رحمت تھی، بہ الفاظ دیگر آپ نبی الرحمت تھے اور آپ ہی محسن عالم تھے۔ لہٰذا بچوں کے لیے بھی آپ محبوب اور مرجع تھے درج ذیل سطور میں مذکورہ واقعات سے اس حقیقت کو واضح اور آشکار کرنے کی ایک کوشش کی گئی ہے۔

حضرت معیقب یمانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں تھا وہاں سے گھر چلا گیا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلوہ افروز دیکھا اور ایک عجیب بات مشاہدہ میں آئی کہ ایک یمانی شخص ایک نوزائیدہ بچے کو لے آیا جو اسی وقت پیدا ہوا تھا۔ آپ نے اس بچے سے فرمایا میں کون ہوں؟ اس بچے نے کہا انت محمد رسول اللہ۔ آپ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقت بارک اللہ فیک تو نے سچ کہا اللہ تیری عمر میں برکت دے اس کے بعد وہ بچہ نہ بولا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا۔ ہم نے اس بچے کا نام "مبارک الیمامہ" رکھا۔

تفسیر ابن کثیر اور طبرانی میں اکثر روایات اس قسم کے ملتے ہیں کہ کم سن اور نابالغ بچوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں پر اپنی زندگی قربان کرنے کی بیعت کی چنانچہ محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن حسین عبداللہ بن عباس عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم نے بیعت لی۔ یہ حضرات کمسن تھے۔ زمانہ بلوغ سے بہت دور تھے۔ بلوغت کو ابھی نہیں پہنچے تھے اور نہ داڑھی مبارک چہرے پر آئی تھی طبرانی میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سات سات سال کے تھے کہ آپ نے ان کو بیعت فرمائی ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور تبسم فرمایا اور اپنا ہاتھ پھیلایا اور ان دونوں سے بیعت لے لی۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن جعفر یا جعفر بن زبیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سات سال کی عمر میں بیعت ہوئے۔

ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیعت نہیں لی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بچوں کا جہاد کے لیے نکلنا ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے غزوۂ احد میں اپنے لڑکے کو تلوار دی۔ لڑکا اس تلوار کو اٹھا نہ سکا تو اس عورت نے تسمے سے اس کے بازو پر تلوار باندھ دی پھر اس کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا آپ کی طرف سے جہاد کرے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا اے بیٹے ادھر حملہ کر، اے بیٹے ادھر حملہ کر۔ اس لڑکے کو زخم لگا اور گر گیا اس کو آپ کے پاس اٹھا کر لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے میرے بیٹے شاید تو گھبرا گیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! نہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ان کے بدر میں نکلنے سے واپس کیا اور ان کو بہت چھوٹا سمجھا عمیر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پر تلوار کا پرتلہ

باندھا اور میں بدوی لڑکی میں حاضر ہوا اور میرے چہرے پر داڑھی کا ایک ہی بال تھا اس پر میں اپنا ہاتھ پھیرتا تھا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کے بھائی عمر رضی اللہ عنہ کی کتنی عمر تھی؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب حال ہو جاتا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کسی کو جانتے ہی نہیں اس وقت آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ بھول جاتے تھے مگر اس حالت میں بھی آپؐ بچوں کو نہیں بھولتے تھے آپ کو اپنی نواسی امامہؓ سے بہت محبت تھی نماز کا وقت آجاتا اور امامہؓ گود میں ہوتی تو اس کو کندھے پر بٹھا لیتے جب رکوع کرنے لگتے تو امامہ کو زمین پر بٹھا دیتے اور سجدے سے سر اٹھاتے تو دوبارہ کندھے پر سوار کر لیتے۔

عمیرؓ حضرت انسؓ کے سوتیلے بھائی تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر انسؓ کے گھر جاتے تھے اور کھیل سے عمیرؓ کا دل بہلاتے تھے۔ عمیرؓ نے ایک بلبل پال رکھی تھی۔ اتفاق سے وہ مر گئی عمیرؓ کو اس کا بہت رنج ہوا عمیرؓ جب بھی آپؐ سے ملتا، آپؐ بہت پیار سے فرماتے، یا عمیر یا عمیر ما فعل بالنغیر یا عمیر کیا ہوا تمہارا نغیر یعنی تمہاری بلبل کو کیا ہوا؟

کبھی کبھی جب آپؐ خطبہ دیتے تو بچے اس وقت بھی آپؐ کے پاس پہنچ جاتے اور آپؐ کے پاؤں مبارک چھو چھو کر شرارتیں کیا کرتے تھے۔

آپؐ نے آخری حج کا جو خطبہ دیا اس میں ہزاروں لوگ جمع تھے اس وقت آپؐ اونٹنی پر سوار تھے۔ رافعؓ بن عمرو اس زمانے میں بہت کم عمر تھے اور اپنے باپ کی انگلی تھامے کھڑے تھے یہ کہتے ہیں کہ جب سورج اونچا ہوا تو میں نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور لوگوں میں سے ہوتا ہوا رسول کریمؐ کے پاس پہنچ گیا اور اپنا ہاتھ آپؐ کے پاؤں اور جوتی کے درمیان رکھ دیا۔ آپؐ نے مجھے دیکھ کر کہا! رافعؓ تم ہو؟ وہ کہا کرتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں میں ایسی خوشگوار ٹھنڈک تھی کہ مجھے اب تک اپنے ہاتھ میں آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان ایک ابھرا ہوا نشان تھا اس نشان کو ختم نبوت کہا جاتا ہے چونکہ آپؐ بہت ہی حیادار تھے اس لئے صحابہؓ کو اس نشان کو دیکھنے کا کم موقع ملتا تھا لیکن بچے محبت میں آپؐ سے لپٹ جاتے تھے آپ کی پیٹھ مبارک سے چمٹ جاتے تھے اور اس نشان سے کھیلنے لگتے ایک بار ام خالد رضی اللہ عنہا کے والد ان کو گود میں اٹھائے آپ کی خدمت میں لائے۔ ام خالد کو آپؐ بہت پیار کرتے تھے وہ آپؐ سے چمٹ گئیں اور نشان نبوت سے کھیلنے لگیں اس پر ان کے والد نے ان کو جھڑک دیا اور آپؐ سے علیحدہ کرنا چاہا لیکن آپؐ نے ان کو روک دیا اور ام خالد نشان نبوت سے کھیلتی رہیں۔

جابر بن سمرہؓ بھی اس زمانے میں بچے ہی تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کے کندھوں کے درمیان اس نشان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یہ کبوتری کے انڈے کے برابر تھا۔

اللہ پاک جل شانہ ان بچوں کے طفیل ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل محبت اور کامل اطاعت نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین

۱۹۸۹ انشاء اللہ ختم نبوت کا سال ہوگا

چیچہ وطنی (نامہ نگار) گذشتہ روز حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی حافظ عبدالرشید صاحب کی والدہ مرحومہ کی تعزیت کے لئے چیچہ وطنی تشریف لائے وہاں نمائندہ ختم نبوت حبیب اللہ چیمہ سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ۱۲ ربیع الاول کو ربوہ کے جلوس میں شامل ایک مرزائی سے خنجر برآمد ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مرزائی ملک میں بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ اور ایک طبقہ ان کی پشت پناہی کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حکومت کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا تو اس کے ذمہ دار حکومت اور اس کے آفیسر ہوں گے۔ انشاء اللہ ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں کا جشن نہیں بلکہ ختم نبوت کا جشن ہوگا۔ اور قادیانیوں کی موت ہوگی

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

قسم کا کفارہ

الطاف محمد کراچی حال الریاض

س: میں نے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی کہ غلط کام نہیں کروں گا۔ لیکن ابھی غلطی سے ہوا ہے۔ اب بتا دیجئے کہ میں کیا کفارہ ادا کروں جس سے میرا گناہ کم ہو جائے؛

ج: آپ قسم توڑنے کا کفارہ ادا کر دیں یعنی دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلا دیں۔ یا ہر محتاج کو سات روپے نقد دے دیں۔ اگر کوئی محتاج نہ ملے تو کسی دینی مدرسے کے طالب علموں کے مطبخ میں رقم جمع کرا دیں۔

مسئلۂ زکوٰۃ

س: میں ایک ایسی جگہ کام کرتا ہوں جو مجھے مہینے کی تنخواہ دیتے ہیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی جمع کرتا ہوں جبکہ وہ لوگ اس روپے میں اپنا کام بھی چلاتے ہیں کیا اس پر میں زکوٰۃ دوں گا۔ یا وہ آدمی دے گا؛

ج: زکوٰۃ آپ کے ذمہ ہے۔

لاہوری گروپ کیا چیز ہے؟

منظور حسین ...... آزاد کشمیر

س ۱: لاہوری گروپ کیا چیز ہے۔ اس کے پیروکار کون لوگ ہیں۔ ان کا طریقہ عبادت کیا ہے؟ یہ اپنے آپ کو کون سی امت کہلاتے ہیں؛ زیر دفعہ چار الف نیشنل رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور حکومت پاکستان ڈائریکٹریٹ جنرل آف رجسٹریشن وزارت داخلہ کے نام پر لکھا ہوا ہے۔

ج: حکیم نورالدین مرنے کے بعد مرزائی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ جماعت کے بڑے حصے نے مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ قادیانی مرزائی کہلاتے ہیں۔ اور ایک مختصر حصے نے مرزا محمود کی بیعت سے کنارہ کشی اختیار کی ان کا مرکز لاہور تھا۔ اور اس جماعت کا قائد مسٹر محمد علی لاہوری تھا۔ یہ جماعت لاہوری مرزائی کہلاتی ہے۔ ان دونوں جماعتوں میں اس پر اتفاق ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود تھا۔ مہدی تھا۔ ظلی نبی تھا۔ اس کی وحی واجب الایمان اور اس کی پیروی موجب نجات ہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ مرزا کو حقیقی نبی کہا جائے یا نہیں؟ لاہوری جماعت مرزا کو نبی کہنے سے گھبراتی ہے اسے مسیح موعود، مہدی مسعود اور چودھویں صدی کے مجدد کے ناموں سے یاد کرتی ہے۔ اہل اسلام کے نزدیک ان دونوں جماعتوں کا ــــــ بلکہ مرزا کو ماننے والی تمام جماعتوں کا ــــــ ایک ہی حکم ہے۔ کیونکہ مرزا مرتد تھا اور اس کو مسیح ماننے والے بھی مرتد ہی ہوں گے۔

جائیداد کی تقسیم

اقبال محمد یوسف ...... کراچی

س: والد محترم کا اپنی زندگی میں اپنے کل اثاثہ کا از روئے شرع تقسیم سے متعلق سند ورثہ ہے۔ ان کی یہ خواہش اپنی بیوی مرحومہ اور بیوی موجودہ کی اولادوں کو اپنے بعد کسی قسم کے تنازعہ سے بچانا مقصود ہے۔ کیونکہ ان کے یہ دونوں بیویوں کی اولادیں برابر اور یکساں حق کی مستحق ہیں۔ ان کی پہلی بیوی مرحومہ سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں (سب شادی شدہ ہیں) جبکہ پہلی بیوی کے انتقال کے بعد موجودہ بیوی سے شادی ہوئی اور اب ان سے دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں (جن میں ایک لڑکا نابالغ اور دو لڑکیاں غیر شادی شدہ ہیں) یوں والد کے کل ورثاء چار لڑکے اور آٹھ لڑکیاں، اور ایک زوجہ ہوئیں۔

جائیداد کی تقسیم کی بابت

سوال یہ ہیں کہ۔

۱۔ ہر ایک کا کیا حصہ ہوگا۔

۲۔ کیا تقسیم میں مرحومہ اور موجودہ بیوی کی اولاد میں تقسیم کے لئے فرق رکھا جائے گا؛

۳۔ کیا جائیداد یا ناقابل انتقال اثاثوں کی مالیت کئے بغیر منتقلی صحیح ہوگی؛

۴۔ اور اگر کسی جائیداد کی مالیت کئی حصہ داروں کے برابر ہو تو اس کی تقسیم یا منتقلی کس طرح ممکن ہے۔

ج: میراث مرنے کے بعد تقسیم ہوا کرتی ہے اگر آپ کے والد محترم کے یہ سب وارث ان کی وفات کے بعد زندہ ہوں تو ان کا ترکہ (۱۲۸) حصوں پر تقسیم ہوگا۔ (۱۶) حصے بیوی کے، ۱۴ ــ ۱۴ ہر لڑکے کے، اور ۷ ــ ۷ ہر لڑکیوں کے۔

۲ ــ نہیں! بلکہ سب کو برابر ملے گا۔

۳ ــ ان اثاثوں کی تقسیم کے لئے ان کی قیمت کا تعین لازمی ہوگا۔

۴ ــ جس شخص کو وہ جائیداد دی جائے اس کے حصہ سے زائد رقم وصول کر لی جائے۔

جان بچانے کے لئے خون دینا

محمد اسمٰعیل ۔۔۔۔ کراچی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ آج کل بہت سی بیماریوں کا علاج اعضاء کے بدلنے کے ذریعے ہوتا ہے یعنی اگر کسی کا گردہ خراب ہوجائے تو اس کی جگہ تندرست آدمی کا گردہ لگادیا جاتا ہے۔ خون کی کمی ہوجائے تو دوسرے آدمی کا خون اس مریض کو چڑھادیا جاتا ہے اسی طرح آنکھ کی خرابی میں دوسرے آدمی کی آنکھ کا قرنیہ لگادیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں لوگوں کو موت کے بعد اپنی آنکھیں دوسرے لوگوں کو لگانے کے لئے وصیت کرنے پر آمادہ بھی کیا جاتا ہے۔ لہٰذا شریعت حقہ کا فیصلہ اس ضمن میں واضح فرمائیں۔

س: کیا زندہ آدمی تندرست وتوانا کسی عزیز دوست یا عام لوگوں کو خون چڑھانے کے لئے اپنا خون دے سکتا ہے۔ اور اپنا خون کسی مریض کو دینے کے لئے کچھ نقد رقم لے سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جو اپنا خون فروخت کرکے روپیہ کماتے ہیں ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

ج: جان بچانے کے لئے خون دینا جائز ہے اور ضرورت کی بناء پر اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہے مگر خون کی فروخت کو کاروبار بنانا ناپسندیدہ ہے۔

اعضائے انسانی کی خرید وفروخت

س: کیا کوئی آدمی کسی آدمی کے لئے اپنے بدن کا کوئی حصہ مفت یا کچھ رقم لے کر دے سکتا ہے۔؟

بعض لوگ اپنے مرنے کے بعد اپنی آنکھیں آنکھ کے مریضوں کے واسطے بطور عطیہ دینے کی وصیت کرتے ہیں کیا ایسی وصیت شرعاً درست ہے؟

ج: اعضائے انسانی کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں اور ان کا استعمال بھی جائز نہیں۔ اور ان کی وصیت کرنا بھی درست نہیں۔

آنکھیں دینے کی وصیت جائز نہیں ہے

س: جو شخص اپنی زندگی کے بعد اپنی آنکھیں نکال لینے کی وصیت کرنے کے بعد مرجائے اس کی موت کے بعد کیا اس کی آنکھیں شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق نکال لینے کی اجازت ہے؟

ج: وصیت کے باوجود اس کی آنکھیں نکالنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ وصیت باطل ہے۔

پراویڈنٹ فنڈ کا حکم

س: ہم لوگ پی آئی اے میں ملازم ہیں۔ ہماری تنخواہ سے ہر ماہ کچھ رقم پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے کاٹ لی جاتی ہے۔ اس رقم کے بارے میں یہ طریقہ کار ہے کہ ہر سال جتنی رقم ہماری تنخواہ سے کاٹی جاتی ہے اتنی ہی رقم کارپوریشن اپنی طرف سے شامل کرلیتی ہے اور پھر ان دونوں رقوم پر سود مقرر لگایا جاتا ہے۔ نیز ملازمت کے روز سے لے کر اب تک اس مد میں جمع شدہ کل رقم پر بھی ہر سال سود مرکب بھی لگایا جاتا ہے، یہ عمل ہر سال ہوتا ہے۔

اگر کسی موقع پر ہم کارپوریشن سے قرض لیتے ہیں تو اس جمع شدہ رقم سے قرض دیا جاتا ہے۔ اور پھر اصل رقم کے ساتھ سود کو واپس لیا جاتا ہے۔ جب ہم ملازمت چھوڑیں گے یا ریٹائرڈ ہوجائیں تو یہ رقم بمعہ سود ہمیں مل جائے گی۔

کیا یہ طریقہ کار قرآن وسنت کی روشنی میں درست ہے؟ براہ کرم وضاحت فرمائیں۔

ج: پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے جو رقم کارپوریشن کی طرف سے دی جاتی ہے وہ تو جائز ہے۔ لیکن اس رقم میں سے سودی قرض لینا دینا جائز نہیں۔

شریف گھرانوں کا دستور

س: اسلام میں شادی کے سلسلہ میں لڑکی سے اجازت لینے کا کیا مطلب ہے؟ کیونکہ آج کل عام طور لڑکیاں دین دار لڑکے پسند نہیں کرتیں۔ اسلام کے دئیے ہوئے اختیار سے غلط فائدہ اٹھانا یہ کہاں تک درست ہے؟

ج: شریف گھرانوں کا دستور یہ ہے کہ والدین بہتر سمجھ کر جہاں رشتہ تجویز کردیتے ہیں وہ قبول کرلیتی ہیں۔ بہر حال لڑکی کے علم میں ضرور آنا چاہیے کہ فلاں جگہ اس کا رشتہ تجویز کیا جارہا ہے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو تو وہاں نہیں کرنا چاہیئے۔

جو لڑکیاں دیندار رشتے کو محض اس کے دیندار ہونے کی وجہ سے ناپسند کرتی ہیں وہ دراصل دین کو ناپسند کرتی ہیں۔ میں ایسی لڑکیوں کو مسلمان نہیں سمجھتا

خودکشی

س: ایک دیندار گھرانے کے صحیح حسب ونسب اور ذات کے دیندار لڑکے نے ایک اور دیندار گھرانے کی صحیح حسب ونسب اور دیندار لڑکی کے لئے رشتہ مانگا لڑکی خود بھی لڑکے کو پسند کرتی ہے اور لڑکی کے حقیقی اور شرعی ولی یعنی بھائی (والد کا انتقال ہوچکا ہے) بھی اس رشتہ پر راضی نہیں مگر لڑکی کی والدہ صاحبہ صرف اس وجہ سے انکار کررہی ہیں کہ لڑکا ان کی برادری یا قوم میں سے نہیں ہے اس لئے اگر رشتہ دیا تو برادری ناراض ہوجائے گی۔ اس وجہ سے لڑکی پر بھی دباؤ ڈال کر اس بات پر راضی کیا جارہا ہے کہ وہ وہاں شادی کرے جہاں والدہ چاہتی ہیں۔

۱۔ کیا والدہ یہ فعل شرک کے زمرے میں نہیں آتا کہ خدا کے حکم کے مقابلہ میں برادری کو ترجیح دے رہی ہے۔

۲۔ کیا اسے لڑکی کے شرعی حق غصب کرنے کی جوابدہی

باقی صفحہ ۳ پر

آمنہ کالال صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی محمد اسرائیل
گڑنگی مانسہرہ

رسول کریمؐ کی زندگی کے جس پہلو پر بھی آپ نظر ڈالیں گے آپ کو نرالا اور شان والا نظر آئے گا۔ پوری کائنات کی خوبیوں کو جمع کریں تو ان خوبیوں کا مرکب آپ حضرت رسول کریمؐ کو پائیں گے آپؐ جس دور میں تشریف لائے۔ اس دور میں روشنی کی دنیا میں کوئی کرن بھی نہ تھی۔ آپؐ نے تشریف لا کر کائنات کو اپنے مبارک نور نبوت سے منور کر دیا آج جو دنیا میں روشنی نظر آتی ہے یہ آپؐ ہی کا صدقہ ہے آپؐ نے آ کر دنیا کو جینے اور مرنے کا گر سکھایا۔ انسانیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھایا۔

زندگی آپؐ کی نوازش ہے
ورنہ ہم لوگ مر گئے ہوتے

آپؐ نے آ کر اس دنیا میں انسانیت کا بول بالا کیا۔ انسانوں کو دنیا سے توڑ کر خدا کے ساتھ جوڑ دیا۔ جو لوگ در در کو جھکاتے تھے ان کو خدا کی دربار میں جانے کا طریقہ بتایا۔ گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھایا۔ غریبوں کو بادشاہی عطا کی۔ امیر و غریب کی تفریق کو ختم کیا۔ دنیا سے غلط رسوم کو مٹا دیا خدا کی زمین کو شرک و کفر سے پاک کیا جو لوگ قتل و غارت میں مبتلا تھے ان کو بھائی بھائی بنا دیا جو لوگ ایک دوسرے کے دشمن تھے ان کو آپس میں دوست بنا دیا۔ خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا جنعیف الخلقت عورت کو اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ عورت کو وراثت میں حصہ دار بنایا اور اس بات کا اعلان فرمایا کہ وراثت میں مال ملا کرتا ہے عورتیں نہیں ملا کرتیں جب کہ آپؐ کی آمد سے پہلے عورتوں کو بھی مال کی طرح وراثت میں تقسیم کیا جاتا تھا آپؐ حسن و کمال کا پیکر تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت کے نشان تھے حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت کے امین تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت کے تاجدار تھے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی دعا کا ثمرہ تھے حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا کے علمبردار تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت کے پاسبان تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی لحن کے پاسبان تھے حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت کے وارث تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شکوہ کا جواب تھے حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا آئینہ تھے حضرت یعقوب علیہما السلام کی نبوت کا خلاصہ تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے جمال کا عکس بے مثال تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی سطوت کے عنوان تھے۔ حضرت یوشع علیہ السلام کے دبدبہ کے آخری سپہ سالار تھے حضرت دانیال کی دانائی کے محافظ تھے حضرت یونس علیہ السلام کی اطاعت کے جھومر تھے۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے وقار کے سالار تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے یقین کی تعبیر و تصویر تھے۔ الغرض آپؐ کی سیرت کی مختصری جھلک پیش کرتے ہوئے یوں کہا جاتا ہے۔

آپؐ سلسلہ تمہیل و رسل کی آخری اینٹ ہیں نزول صحف کا اختتام ہیں ہدایت الٰہی کی تکمیل ہیں شریعت ربانی کے ارتقاء کی آخری منزل ہیں۔ بشری سعادت کی آخری سرحد ہیں وراثت اراضی کی آخری تختی ہیں آپ کی نبوت کی روشنی سب سے پہلے ہے ظہور رسی طور پر سب سے آخری آپ کی نبوت کی روشنی ظاہر ہے باطن ہے۔ ازلی ہے۔ ابدی ہے آپؐ آئینہ جمال سے معرفت ہیں۔ راز داں رموز خفی و جلی ہیں پروانہ چراغ احدیت ہیں۔ شمع شبستان احدیت ہیں بہار رعنائی کبریائی ہیں۔ ہمائے اوج دنیٰ فتدلیٰ ہیں شاہد خلوت قاب قوسین او ادنیٰ ہیں مظہر انزارلم یزل ہیں۔ سیاح منزل سبحان الذی اسریٰ ہیں تجلی طور مکرمت ہیں۔ سرور عرب و عجم ہیں۔ سید عالی نسب ہیں فخر رسل۔ ہادی سبل ہیں گوہر درج وحدت ہیں تاجدار حقیقت ہیں۔ محبوب خدا ہیں۔ مہر سپہر والشمس والضحیٰ ہیں مہ منیر اکمل والیل اذا یغشیٰ ہیں رحمۃ للعالمین ہیں۔ تاج طٰہٰ ہیں قبائے یٰسین ہیں۔ دوشالہ ایھا المدثر ہیں۔

چراغ سریعت ہیں صاحب جلال و کمال ہیں
سراج منیر کے منصب پر فائز ہیں۔ بشیر و نذیر ہیں۔

آپؐ کی زبان اقدس نطق کلام خداوندی ہے آپؐ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں آپ کی زندگی ایک مکمل آئین زندگانی ہے۔ سیرت اقوام عالم کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔

آپ کی ساری دنیا طالب ہے آپؐ خود تو امی تھے مگر کل کائنات کے آپ معلم ہیں آپؐ سب سے زیادہ حق گو تھے۔

آپؐ صاحب حشر ہیں شرم دنیا کا پیکر ہیں صاحب کتاب۔ سید البشر سید الناس صاحب لواء الحمد برہان پروردگار عالم اور جوامع الکلم ہیں۔ آپؐ انسانیت کا مرکز ہیں۔ انسانی عظمتوں رفعتوں کے محور ہیں۔ آپ مطلوب کبریا ہیں خاتم الانبیاء ہیں۔ سچ کہا مجاہد جلیل حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ نے

تمہارے وصف سے ایمان تازہ ہوتا ہے
تمہارا وصف زباں پر علامت اسلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں

مولانا تاج محمد ——— قاسم العلوم فقیر والی

رئیس المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف جلد اول کتاب الانبیاء صفحہ ۴۹۰ پر نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک مستقل باب باندھا ہے اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہونے اور قبل قیامت آپ کے نزول کا تذکرہ موجود ہے حضرت ابوہریرہؓ نے قرآن کریم کی آیت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ سے حیات مسیح علیہ السلام کا استدلال بھی پیش فرمایا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات واحد کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق اتریں گے تم میں ابن مریم حاکم و عادل ہو کر۔ پس صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور لڑائی کو ختم کریں گے ان کے زمانہ میں مال اس قدر ہو گا کہ کوئی قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ عبادت میں کا ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔"

یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اس حدیث کی تائید قرآن مجید سے چاہیے تو یہ آیت پڑھو، وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہ ہو گا جو مسیحؑ پر ان کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔

تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ اور ابن کثیر میں ہے کہ ثم یعیدھا ابوھریرۃ ثلاث مرۃ کہ ابوہریرہؓ نے تین دفعہ صحابہ کرام کے کثیر مجمع میں یہ کلمات دہرائے

حضرت ابوہریرہؓ کا تین دفعہ صحابہ کرام کے مجمع میں "ان شئتم" فرما کر دلیل پیش کرنا۔ صحابہ کرام کا اسی مجمع میں بار بار سننا۔ اور ہر بار سن کر خاموشی اختیار کر کے تائید کرنا اور کسی صحابی کا بھی حضرت ابوہریرہؓ کی تردید نہ کرنا ثابت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا قرآن و حدیث کی رو سے ایک بین ثبوت ہے۔

قادیانیوں سے فیصلہ کی ایک آسان صورت

یہ ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ صحابہ کرام کے کثیر مجمع میں کسی ایک صحابی نے ہی حضرت ابوہریرہؓ کے قول کی تردید کی ہو۔

امام بخاریؒ کا اس حدیث کو بخاری شریف میں درج کرنا ہی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ امام موصوف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات بجسد عنصری کے قائل تھے اگر حدیث میں کوئی ضعف ہوتا تو امام بخاریؒ اس کو اپنی بخاری شریف میں درج نہ فرماتے۔

تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ (بحوالہ تاریخ بخاری)

امام موصوف کا فرمان قادیانیوں کی مزید تسلی کے لئے پیش کیا جاتا ہے جو اس طرح درج ہے کہ "بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے بھی عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ بن مریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون ہوں گے ابوبکرؓ، عمرؓ کے ساتھ اور ان کی قبر چوتھی ہو گی۔

حضرت ابوہریرہؓ بہت بڑے درجے کے صحابی، جید عالم، حافظ حدیث، مفتی و فقیہ عابد و زاہد تھے آپ سے پانچ ہزار تین سو احادیث مروی ہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چار سال کے قریب ہوئے ہیں۔ حافظ ابن حجر اصابہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی وفات تک برابر آپ کے گھر دوسرے میں جاتا جہاد و حج میں شریک ہوتا اسی وجہ سے سب سے زیادہ احادیث نبوی کا عالم ہوں حضرت ابوہریرہؓ نے دعا کی کہ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں ایسے علم کا جو بھولے نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آمین

ایسے جلیل القدر اور ذی شان صحابی کے بارے میں قادیانی خلیفہ گوردا سپوری نبی کا ایک منفی نادر لیا گیا ہے۔ یعنے (نقل کفر کفر نباشد)

۱ "بعض کم تدبر والے اصحاب جن کی درایت اچھی نہ تھی جیسے ابوہریرہؓ۔ وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کے آنے کی پیش گوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے اور آیت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا کہ سننے والے کو ہنسی آجاتی تھی کیونکہ وہ اس آیت سے ثابت کرنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے سب اس پر ایمان لے آئیں گے۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۳۴)

۲ "جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ ابوہریرہؓ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۲۴۰)

۳ "بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا وہ بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیا فوت ہو چکے ہیں"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۱۱۹)

۴ "بعض لوگ محض نادانی سے یا نہایت درجہ تعصب یا دھوکہ دینے کی غرض سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر اس آیت کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اور اس کے یہ معنی نکالنا چاہتے ہیں کہ اس وقت تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوں گے جب تک کل اہل کتاب ان پر ایمان نہ لے آئیں۔ لیکن یہ معنی وہی کرے گا جس کو فہم القرآن سے پورا حصہ نہیں ہے۔ یا جو دیانت کے طریق سے دور ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۲۳۰)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنجناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ امت میں سے افضل تھے۔ نیک دل، علم میں گہرے۔ اور تکلف سے گریزاں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ کی صحبت اور دین کی سربلندی کے لئے منتخب کرلیا تھا ان کے مراتب پہچانو ان کے آثار کی اتباع کرو۔ ان کے اخلاق حتی المقدور اپناؤ۔ بلاشبہ وہ راہ راست پر تھے (مشکوٰۃ)

صحابہ کرام کو معیار حق تسلیم کیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی محفوظ رہتی ہے اور اسلام کی حقانیت اور عالمگیر مذہب ہونے کا دعویٰ بھی صحیح مانا جاسکتا ہے معاذ اللہ بصورت دیگر جب نبی سوگا اور صحابہ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا تو قرآن کو محفوظ ماننا پڑے گا نہ ارشادات نبویہ کو مسلسل گردانا پڑے گا۔ (نعوذ باللہ) نہ قرآن سے کوئی تعلق باقی رہے گا اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ثبوت پر یقین کا علم رہ جائے گا نہ ہمارے پاس اپنے مسلمان ہونے کی کوئی دلیل ہوگی۔ اور نہ ہم یہ کہہ سکیں گے کہ قرآن مجید اور عقائد اسلامیہ بے کم و کاست ہم تک پہنچے ہیں۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی یزمان

یزمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت الامین کا اجلاس مولانا احمد حسن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم و مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اجلاس کی غرض و غایت، عالمی مجلس کی خدمات اور ختم نبوت کے محاذ پر کامیابیوں اور بقایا مطالبات پر روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر مولانا محمد الدین فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان، ناظم اعلیٰ نذیر تنویر، گورنمنٹ بازار یزمان، ناظم تبلیغ مولانا احمد حسن مہتمم مدرسہ عربیہ حقانیہ، ناظم نشر و اشاعت چوہدری شوکت علی (شوکت میڈیکوز) خازن محمد رشید (جنرل مرچنٹ) جبکہ مجلس عمومی میں عہدیداران کے علاوہ مولانا جاوید اقبال، اور حاجی عبدالحق نیوز ایجنٹ ختم نبوت۔ بھی شامل ہیں۔

پیکر صبر و استقامت صلی اللہ علیہ وسلم

محمد یوسف آسی ——— نواں جنڈانوالہ

محبوب خدا سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں عقبہ بن ابی معیط کی بدنظر پڑی یہ دیکھ کر کہ تین سو ساٹھ موجودہ ظاہری جھوٹے خداؤں کو چھوڑ کر اَن دیکھے ایک خدا کے آگے جبیں سائی ہو رہی ہے اور ان کی تذلیل کی جا رہی ہے وہ جل کر کوئلہ ہو گیا فوراً لپک کر اس معصوم کی گردن میں (جو صرف معبود حقیقی کے آگے جھکتی تھی) چادر ڈال کر اس زور سے مروڑا کہ آپ کا دم گھٹنے لگا پھر اس زور سے جھٹکا دیا کہ محسن کائنات فرش پر گر گئے۔ اتفاق سے اسی وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حرم کعبہ میں تشریف لائے یہ منظر دیکھ کر دشمنوں سے کہا کہ تم ایک شخص کو اسی لئے قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے

یہ سن کر کفار نے آنحضرت کو تو چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے اور انہیں سخت زد و کوب کر کے تختہ مشق بنایا مگر عشق نبوی سے سرشار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ چوٹیں اور بے دردی سے لگائے گئے زخم پھول نظر آئے محبت کے نام پر تحفے محسوس ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جان بھی چلی جائے لیکن محبوب آقا کے پیارے بدن پر خراش تک نہ آئے ایک محرم الحرام میں ایک مرتبہ پھر آپ محو عبادت تھے کہ عقبہ بن ابی معیط پھر حرم کعبہ میں آگیا ابوجہل جو اس منظر یعنی سجدہ و رکوع و نماز کی علامات پر جل بھن کر کوئلہ ہو رہا تھا عقبہ کو دیکھ کر پاس بلاتا ہے اور مخصوص اشارہ سے کچھ سمجھاتا ہے عقبہ حرم کعبہ سے باہر جا کر تھوڑی دیر بعد اوجھڑی اٹھا کر لاتا ہے اور وہ ظالم پر تعفن اوجھڑی سرور دو عالم رحمۃ للعالمین کے اوپر ڈال دیتا ہے یہ منظر دیکھ کر مجمع قریش قہقہے لگاتا ہے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ہوتی ہے تو دوڑی دوڑی حرم کعبہ میں تشریف لاتی ہیں اور اس اوجھڑی کو آپ کی پشت مبارک سے اٹھاتی ہیں یہی نہیں بلکہ سید البشر کے راستے میں ظالم لوگ کانٹے بچھا دیا کرتے شرارت سے سرشار ہمسائے آپ کے گھر پتھر اور کنکر پھینک دیا کرتے تھے ابولہب جو آپ کا چچا تھا سائے کی طرح آپ کے ساتھ رہتا آپ جہاں تشریف لے جاتے تبلیغ اسلام فرماتے وہ پیچھے پیچھے کہتا ہو کہ یہ جھوٹ کہتا ہے تم اس کی بات میں مت آنا۔

ابوجہل ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتا جب فخر دو عالم لوگوں کو دعوت و تبلیغ فرماتے تو یہ ظالم کمینہ خاک اٹھا اٹھا کر پھینکتا اور کہتا جاتا لوگو اس کے فریب میں نہ آنا جب سردار انبیاء تلاوت قرآن فرماتے تو دشمن اسلام لوگ قرآن لانے اور اتارنے والے دونوں کو گالیاں دیتے آوازے کستے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہر زمانے میں مظلوم انسان کے پاس بے بسی کی حالت میں سب سے بڑا ہتھیار بددعا ہی ہوا کرتا ہے لیکن یہاں تو سراپا تقدس و کرم رحمۃ للعالمین کی زبان مبارک سے سوائے دعائے ہدایت کے اور کچھ نہ نکلتا اور برائی کے بدلے بھلائی کرنے کی تلقین کی جاتی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے

انتخاب صفدر جنڈانوالہ فورٹ کرش

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑا اور نوبت فاقہ تک جا پہنچی۔ اس پر آپ نے گھی اور گوشت کھانا ترک کر دیا اور فرمایا کہ جب تک میسر نہ ہوں میں کھاؤں گا اور تم کھاؤ گے زیتون کے تیل کے سوا روغن نہ کھاؤں گا یہی حشر تک روغن زیتون کے بکثرت استعمال کی وجہ سے چہرہ انور پر اثر آگیا تھا۔ اس قحط میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے ہاتھوں امت کو ہلاک نہ فرمانا۔ گھروں میں جا کر لوگوں کی ضروریات دریافت فرماتے اور تاکید کرتے کہ اپنی ضروریات مجھ سے بیان کرو۔

عالم اسلام کے نامور قاری الشیخ عبدالباسط مصری

جن کی سحر آفریں تلاوت سے ہزاروں افراد حلقہ بگوش اسلام ہوگئے

گذشتہ دنوں دنیائے اسلام کے مایہ ناز قاری عبدالباسط عبدالصمد ۶۱ برس کی عمر میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تہذیب و ثقافت کی دنیا میں مصر کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ مصر کا ذکر آتے ہی صدیوں سے بہنے والے دریائے نیل اور سیاحوں کی نگاہوں کے مرکز اہرام مصر کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے۔ بیسویں صدی میں مصر کے اندر آواز کی دنیا میں ام کلثوم اور قاری عبدالباسط نے آواز کا جادو جگایا۔ ام کلثوم کی آواز کا سحر تو صرف عرب تک محدود رہا۔ لیکن قاری عبدالباسط کی آواز اقوام عالم اور بالخصوص مسلمانوں کے کانوں میں رس گھولتی رہی، قاری عبدالباسط کو قرآن مجید کی نسبت سے جو سربلندی و سرفرازی کا عظمت و رفعت اور پذیرائی نصیب ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں کم آئی۔ مرحوم خود فرمایا کرتے تھے کہ انہیں ملنے والی عزت عقیدت و احترام قرآن مجید سے بے پناہ عشق اور لگاؤ کی مرہون منت ہے۔

یہ ۱۹۶۰ء کی بات ہے۔ تب راقم پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اس زمانے میں میرے جی میں ریڈیو خریدنے کا شوق چرایا۔ میرے والد گرامی مولانا تاج محمودؒ کو میری حرکت کا علم ہوا۔ تو سخت ناراض ہوئے۔ عین ممکن تھا کہ وہ میرا خریدا ہوا ریڈیو توڑ دیتے۔ اتنے میں والد مرحوم کے ایک گہرے دوست میرے لئے فرشتۂ رحمت بن کر آئے۔ انہوں نے کہا لاؤ دکھاؤ تم نے کیا ریڈیو خریدا ہے۔ والد صاحب کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔ ڈرتے ڈرتے ریڈیو سیٹ ان کی جھولی میں رکھ دیا۔ موصوف نے ریڈیو لگایا۔ آواز کھولی اور سوئی گھمائی۔ خدا کی شان کہ سوئی ایک ایسی جگہ رکی جہاں اناؤنسر عربی زبان میں کہہ رہا تھا، "یہ ریڈیو قاہرہ ہے، اب آپ تلاوت قرآن مجید سماعت فرمائیں گے"

بعد ازاں تلاوت کلام پاک شروع ہوئی۔ ایک نامعلوم قاری صاحب جن کی سانس اتنی لمبی تھی کہ پڑھتے ہوئے دم ٹوٹنے میں نہیں آتا تھا۔ پرکشش آواز، لہجے میں اتار چڑھاؤ کا دلکش انداز۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ قرآن مجید کی نورانی کرنیں براہ راست غار حرا سے پھوٹ رہی ہوں، بلاشبہ یہ انسانی آواز جادو سے کم نہ تھی۔ دوران تلاوت والد صاحبؒ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں بہہ نکلیں۔ تلاوت ختم ہوئی۔ تو اناؤنسر نے بتایا "یہ مصر کے معروف قاری عبدالباسط عبدالصمد تھے"۔ تب سے والد صاحب کا یہ معمول بن گیا، کہ وہ بڑے اہتمام سے ریڈیو سیٹ لے کر بیٹھتے اور قاری عبدالباسط کی تلاوت سن کر سر دھنتے۔ یہ دنیائے اسلام کے نامور قاری سے میرا پہلا تعارف تھا، میرے لئے زحمت بننے والا ریڈیو باعث رحمت بن گیا۔

۱۹۸۴ء میں قاری عبدالباسط پاکستان تشریف لائے۔ وطن عزیز میں یہ ان کی زندگی کا آخری دورہ تھا اس دورے میں مرحوم نے کراچی، ملتان، لاہور، فیصل آباد، پشاور، سرگودھا، اسلام آباد کے علاوہ دیگر شہروں میں اپنے فن قرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قلوب کو گرمایا قاری عبدالباسط کراچی سے ملتان پہنچے۔ تو راقم اپنے دوست ڈاکٹر قاری صولت نوازؒ کے ہمراہ ان کی قدم بوسی کے لئے ملتان پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب قرأت کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ قرأت مجلس قاری عبدالباسط کے خوشہ چین ہیں۔ مولانا عبدالقادر آزاد کے توسط قاری عبدالباسط صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پاکستان میں ان کی زندگی کا یہ آخری دورہ مولانا آزاد کی وساطت سے تھا۔ قاری عبدالباسط جیسی نابغہ ہستی سے ملے۔

۱۹۶۸ء میں جب قاری صاحب پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے۔ میں ان کی زیارت کر چکا تھا۔ تب قاری صاحب خوبرو تنومند اور فربہ جسامت کے مالک تھے۔ لیکن اب ان کی صحت گرتی ہوئی دیوار محسوس ہو رہی تھی میں نے بیٹھتے ہی سوال کر ڈالا۔ یا شیخ! آپ اتنے دبلے پتلے کیوں ہوگئے؟ قاری عبدالباسط نے اپنے چہرے پر دلآویز مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا مجھے شوگر کا مرض لاحق ہوگیا ہے۔ لیکن قرآن مجید کی برکت سے میں ابھی جوان ہوں۔ رات خیر المدارس ملتان میں قاری صاحب کی قرأت سنی جس میں انہوں نے سورہ ابراہیم کی آیات تلاوت کیں۔ تو دل نے گواہی دی کہ اس عظیم المرتبت قاری کا ایمان اس کے کمزور جسم سے کہیں زیادہ مضبوط ہے بعد ازاں قاری عبدالباسط فیصل آباد تشریف لائے۔ دھوبی گھاٹ کے وسیع میدان میں محفل قرأت کا اہتمام تھا۔ قاری عبدالباسط نے ٹھیک سولہ برس پہلے اسی جگہ سورہ رحمان کی تلاوت کر کے فیصل آباد کے مسلمانوں کو تڑپا کے رکھ دیا تھا۔ آج بھی قاری عبدالباسط کے کیسٹ سن کر انسان دم بخود ہو جاتا ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرمایا کرتے تھے: میری زندگی کی دو خواہشیں تھیں ایک یہ کہ حرمین شریفین کی زیارت کروں اور دوسرا قاری عبدالباسط کو سامنے بٹھا کر اس کی تلاوت سنوں۔ شاہ صاحبؒ نے پہلی مرتبہ قاری عبدالباسط کو ریڈیو پر سنا تو فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اس قاری کے سینے میں پھیپھڑے نہیں شکیزے نصب کر رکھے ہیں"۔ فیصل آباد میں طویل مدت کے بعد قاری عبدالباسط آندھی اور تیز ہوا کے باوجود ایسی شاندار تلاوت کی جو یہاں کے مسلمانوں کو مدتوں یاد رہے گی۔ اسی دورہ میں ۲۳ مارچ کی شب قاری عبدالباسط نے بادشاہی مسجد لاہور میں یادگار قرأت کا مظاہرہ کیا۔ تلاوت کے دوران ہم نے

سینکڑوں لوگوں کو سسکیاں بھرتے اور روتے دیکھا۔ فیصل آباد میں قاری عبدالباسط نے اپنے عقیدت کیش شاگرد ڈاکٹر محمد صولت نواز کو یہ عزت بخشی کہ انہی کے ہاں قیام فرمایا اسی دوران ہمیں نہ صرف دنیائے اسلام کے عظیم قاری اور قرآن کے سپاہی کی خدمت کا موقع ملا۔ بلکہ ان کے زندہ جاوید فن اور ان کی زندگی کے بے شمار گوشوں سے کما حقہٗ آگاہی بھی حاصل ہوئی۔

قاری عبدالباسط دسمبر ۱۹۲۷ء کو مصر کے ایک چھوٹے سے شہر قنا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی حکومت کے ایک محکمے میں ایک معمولی ملازم تھے۔ اس کے علاوہ وہ کھیتی باڑی کر کے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ قاری عبدالباسط کے دادا جامعۃ الازہر کے فارغ التحصیل تھے۔ قاری عبدالباسط نے صرف دس برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ بچپن میں اکثر ریڈیو پر اس زمانے کے معروف قاری محمد رفعت اور کامل یوسف بہتیمی کی تلاوت میں سن کر ان کے دل میں بھی قاری بننے کی امنگ پیدا ہوئی۔ چنانچہ اوائل عمر میں قاری عبدالباسط نے تلاوت کرنا شروع کر دی، اللہ تعالیٰ نے شروع ہی سے انہیں مسحور کن آواز، صاف ستھرا گلا اور خوبصورت لہر ودیعت کر رکھا تھا۔ بارہ برس کی عمر میں قاری عبدالباسط کی قرأت کا یہ عالم تھا کہ وہ کسی جگہ بھی تلاوت کرتے۔ راہ گیر رک جاتے، مجمع لگ جاتا۔ اور سننے والے اس ننھے منے قاری کی قرأت سن کر اسے داد و تحسین دیتے۔ قاری عبدالباسط نے محسوس کر لیا کہ وہ ایک اچھے قاری بن سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے استاد الشیخ محمد سلیم سے سبع قرأت پڑھی جو قرأت کا نفیس ذوق رکھنے کے علاوہ بہترین قاری اور بلند پایہ مدرس تھے۔ وقت کے ساتھ ساتھ قاری عبدالباسط کی قرأت کے چرچے ہونے شروع ہو گئے۔ اور انہیں مختلف محفلوں میں مدعو کیا جانے لگا۔ مصر میں یہ عام رواج ہے کہ شادی بیاہ یا کسی کے ایصال ثواب کے موقع پر محفل قرأت کا اہتمام کیا جاتا ہے وہاں کے لوگ ذوق و شوق کے ساتھ ان محفلوں میں شریک ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔

یہ ۱۹۵۰ء کا واقعہ ہے کہ قاری عبدالباسط کو قاہرہ کی مشہور مسجد سیدہ زینب میں تلاوت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مصر کے نامی گرامی اور معروف قراء اس محفل میں مدعو تھے اس وقت قاری عبدالباسط کی عمر ۲۳ برس تھی۔ قاری صاحب کی کھنکتی آواز، خوش الحانی، لہجہ کی رعنائی اور دل کش انداز نے سننے والوں کو متوجہ کیا۔ قاری عبدالباسط نے عشق و مستی میں ڈوب کر ایسی تلاوت کی کہ سارا مجمع تڑپ اٹھا اور مسجد زینب کے در و دیوار داد و تحسین سے گونج اٹھے۔ تلاوت ختم ہوئی تو یہ ابھرتا ہوا نوجوان قاری مجمع لوٹ چکا تھا۔ قاری عبدالباسط کی خوب صورت قرأت کے بعد کسی اور قاری کی آواز کا جادو نہ چل سکا۔ مسجد زینب میں کی گئی قرآن کی تلاوت در حقیقت ان کی شہرت کا زینہ تھی۔ پھر اس کے بعد سارے مصر میں قاری عبدالباسط کے نام کی دھوم مچ گئی۔ ۱۹۵۱ء میں پہلی مرتبہ ریڈیو قاہرہ پر قاری عبدالباسط کو تلاوت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا اس زمانے میں ریڈیو کی بڑی اہمیت تھی۔ یہ قاری صاحب کی زندگی کے خوشگوار ترین لمحات تھے وہ محسوس کر رہے تھے کہ آج سارا عرب ان کی آواز سے لطف اندوز ہو رہا ہے جب تلاوت ختم ہوئی تو تشکر کے آنسو قاری عبدالباسط کی آنکھوں سے چھلک پڑے۔ ۱۹۵۱ء میں ہی قاری عبدالباسط کو سعودی عرب کے دورے کی دعوت ملی۔ یہ ان کی زندگی کا پہلا غیر ملکی دورہ تھا۔ قاری صاحب کو سعودی ریڈیو پر تلاوت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس

امریکہ میں میری تلاوت سے متاثر ہو کر چار سو افراد، اور کپالا میں ۸۴ افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے

میری تلاوت سن کر روس کے صدر خروشیف آبدیدہ ہو گئے

دورے میں قاری عبدالباسط کو حرمین شریفین میں بھی تلاوتیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرکز اسلام میں قاری صاحب کی تلاوتیں ان کی زندگی کا سرمایہ اور چھوڑا ہوا اثاثہ ہیں۔ قاری عبدالباسط فرمایا کرتے تھے کہ حرمین شریفین اور مسجد اقصیٰ میں کی گئی روحانی جذبے کی تلاوتیں ان کے لئے آخرت کا توشہ ثابت ہوں گی۔ کیونکہ تلاوت کا ایسا لطف اور کیف پھر کہیں نصیب نہیں ہوا۔ سعودی عرب کے دورے کا فائدہ یہ ہوا کہ قاری عبدالباسط سارے عالم اسلام میں متعارف ہو گئے۔ اور ان کی آواز دنیا کے دوسرے اسلامی ملکوں تک پہنچی۔ سعودی حکومت اور عوام نے قاری عبدالباسط کی خاطر خواہ تواضع اور حوصلہ افزائی کی۔ سعودی عرب کے دورے کے بعد قاری صاحب کو دوسرے اسلامی ممالک سے دعوت نامے ملنے شروع ہو گئے۔ ۱۹۵۴ء میں قاری عبدالباسط نے شام کا دورہ کیا۔ جب ان کی تلاوتیں ریڈیو شام سے نشر ہوئیں تو سارے ملک میں ان کی قرأت کی دھوم مچ گئی۔ سعودی عرب اور شام کے کامیاب دوروں کے بعد ۱۹۵۵ء میں قاری عبدالباسط کو برما جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے قاری صاحب کے لئے بے پناہ محبت اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ قاری عبدالباسط نے راقم کو بتایا کہ برما میں انہوں نے کچھ ایسے کیف و سرور کے عالم میں پڑھا کہ بے شمار غیر مسلم میری تلاوت سن کر مسلمان ہو گئے۔ ۱۹۶۶ء میں قاری عبدالباسط کو جنوبی افریقہ کے دورے کی دعوت ملی۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کر لیا۔ یہ قاری صاحب کی زندگی کا خوشگوار اور یادگار دورہ ثابت ہوا یہاں کے عوام نے ان کا فقید المثال استقبال کیا۔ قرآن مجید کے عظیم فرزند کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے

جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے والہانہ عقیدت کا ایسا فقید المثال مظاہرہ کیا جو قاری صاحب کے دل پہ نقش ہو گیا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جنوبی افریقہ کا دورہ میری زندگی کا سرمایۂ افتخار ہے جس پر مجھے ساری زندگی فخر رہے گا یہ سعادت بھی انہی کے حصہ میں آئی کہ افریقہ کے صحراؤں کی فضائیں قاری عبدالباسط کی پرسوز تلاوتوں سے گونج اٹھیں۔ ہر محفل میں لاکھوں انسان ان کی تلاوت سے محظوظ ہونے کے لئے امڈ آتے۔ جنوبی افریقہ کے دورے میں قاری صاحب عشق و مستی میں کچھ اس انداز میں قرأت کرتے کہ سارا مجمع پھڑک اٹھتا۔ جب تلاوت ختم ہوتی تو عقیدت کا بحر بیکراں محبت و اخلاص کے بند توڑ دیتا۔ افریقی مسلمان ہاتھ چومنے کے لئے دیوانہ وار قاری عبدالباسط کی طرف لپکتے۔

قاری عبدالباسط فرمایا کرتے تھے۔ کہ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں میں نے خدا کا قرآن اور اس کا پیغام نہیں پہنچایا۔ راقم نے ایک مرتبہ قاری صاحب سے یہ سوال کیا کہ آپ نے ساری دنیا میں قرآن مجید سنایا۔ کہیں قرآن مجید کے اعجاز کا نظارہ بھی کیا! قاری عبدالباسط ہمارا سوال سن کر چہک اٹھے چہرے پر فرحت و انوار کے پھول کھلنے لگے۔

○ سینیگال کے عیسائی صدر نے میری قرأت سے متاثر ہو کر اپنے ملک کے سب سے بڑے ایوارڈ سے مجھے نوازا

فرمایا کیوں نہیں! "قرآن مجید اللہ کی مقدس کتاب ہے اور بلاشبہ معجزہ ہے اس کا زندہ ثبوت میری قرأت ہے۔ ۱۹۶۷ء میں امریکہ گیا مختلف مقامات پہ قرأت کی محفلیں منعقد ہوئیں۔ امریکہ جیسے کفرزار میں میری تلاوتیں سن کر چار صد افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ قاری عبدالباسط نے بتایا کہ نیپال کی ایک محفل کے اندر میری قرأت سے متاثر ہو کر ۸۲ افراد نے اسلام قبول کیا۔ قاری عبدالباسط نے جب یہ واقعات سناتے تو عجز و انکساری کے پیکر میں ڈھل جاتے۔ اور رب العزت کا شکر بجا لاتے۔ فرماتے اس میں میری آواز یا میری قرأت کا کمال نہیں بلکہ یہ تو قرآن مجید کا اعجاز ہے جو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ لازوال اور بے مثال کتاب ہدایت ہے۔ دنیائے اسلام کے عظیم قاری عبدالباسط نے ایک موقع پر بتایا کہ ایک محفل میں امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر میری تلاوت سن کر بہت متاثر ہوئے۔ اسی طرح ایک محفل قرأت میں روس کے صدر خروشیف میری تلاوت کے دوران آبدیدہ ہو گئے۔ اور اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ رکھ سکے۔ سینیگال کے عیسائی صدر میری تلاوت سن کر اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنے ملک کے سب سے بڑے اعزاز سے مجھے نوازا۔ دیوبند کے صد سالہ اجلاس کے موقع پر بھارت کی وزیراعظم اندرا گاندھی میری تلاوت سننے کے لئے بطور خاص آئی تھیں دوران تلاوت ان کے قلبی تاثرات ان کے چہرے سے واضح دکھائی دے رہے تھے۔ اس پچاس لاکھ کے اجتماع میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی مذہب کے بے شمار لوگ جمع تھے جو میری تلاوت سن کر دم بخود ہو گئے۔

قاری عبدالباسط دنیائے اسلام کے عظیم قاری تھے، انہوں نے تقریباً نصف صدی عالم اسلام کو قرآن مجید سنایا۔ اور ان کے قلوب کو گرماتے رہے۔ بلاشبہ ان کی گرانقدر خدمات کو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ وہ صرف ایک قاری ہی نہ تھے بلکہ اسلام کے سفیر، قرآن مجید کے سچے خادم اور دین کے

باقی صـ۲۹ پر

حمد بزبان قرآن یعنی

آیت الکرسی

(منظوم ترجمہ)

★ ——— تنویر پھول۔ ایم اے

نہیں معبود ہے کوئی سوا اللہ کے ہمدم
وہی زندہ وہی قائم اسی کا نام ہے ارحم
نہ اُس کو نیند آتی ہے نہ اُس پر اونگھ کا غلبہ
زمین اور آسمانوں بیچ جو کچھ سب کا سب اس کا
ہے کس کو تاب جو آگے سفارش کر سکے اس کے
بجز اس کے جسے وہ حاکم مطلق اجازت دے
وہ آگے اور پیچھے کی سبھی باتوں کا ہے عالم!
ہمیشہ سے ہے وہ قائم، ہمیشہ ہے وہی حاکم
احاطہ کر نہیں سکتا ہے اس کے علم کا کوئی
عیاں ہوتی ہے بس وہ چیز جس میں اسکی ہو مرضی
اُسی کا عرش حاوی ہے زمین اور آسمانوں پر
کہ اس کے تخت کی وسعت ہے غالب سب جہانوں پر
نگہبانی میں اس کی چل رہا ہے نظم عالم ہے!
وہ بیشک سب سے اعلیٰ ہے وہ بیشک سب سے اعظم ہے

نوٹ:۔ خط کشیدہ حصے آیت قرآنی کا ترجمہ ہیں۔

بزمِ ختم نبوت

بقیۃ السلف حضرت مولانا عبدالحئی کا پیغام قارئین کے نام

بقیۃ السلف مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالحئی صاحب خطیب جامع مسجد ناڑی والا امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ نے اپنے خطبہ جمعۃ المبارک میں رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کے بارے میں سامعین کو مشورہ دیا کہ آپ ہر ہفتہ اسے ضرور خریدیں جبکہ نہایت کم قیمت پر یہ مسلمانوں کو فراہم کیا جا رہا ہے اب اس کی قیمت ۳ روپے کی گئی ہے جبکہ یہ رسالہ ۴ روپیہ سے بھی زائد میں تیار ہوتا ہے آپ نے اہل مانسہرہ کو بالخصوص اور عامۃ المسلمین کو مشورہ دیا کہ وہ اس رسالہ کو خرید کر پڑھیں اور اس کے قیمتی اور معلوماتی مضامین سے مستفید ہوں۔

ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رسالہ ختم نبوت کے باقاعدہ اجرا پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دلی طور پر دعا گو ہوں کہ اللہ اس رسالہ کو دن دگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنی جماعت انجمن غلامان صحابہؓ راجن پور کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا پورا یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہر میدان میں آپ کے قدم بقدم میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین (فاروق احمد قریشی صدر انجمن غلامان صحابہؓ راجن پور)

قصبہ جنڈ والا میں شیزان کا خاتمہ

محمد نعیم اختر......... جنڈ والہ میانہ لنگر

ہفت روزہ ختم نبوت کے مطالعہ سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ شیزان قادیانیوں کی فیکٹری ہے اور اس کی آمدنی کا ایک حصہ قادیانیت کی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے اس دن سے میں نے شیزان کے خلاف مہم چلا دی ہے اپنے قصبہ جنڈ والہ کے ڈیلروں سے رابطہ قائم کیا اور ان کو بتایا کہ یہ فیکٹری ختم نبوت کے غداروں، اسلام کے دشمنوں اور ملت کے باغیوں کی ہے اس لئے اس کا بائیکاٹ ضروری ہے اس کے بعد تمام دوستوں ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں الحمد للہ اب ہمارے قصبہ جنڈ والہ کی کسی دوکان پر شیزان کا نام و نشان نہیں ملتا۔ اور نہ آئندہ کبھی ملے گا۔

ہر رسالہ سے لاکھ درجہ بہتر

پہلوان خان سراج..... سری کہن تربت مکران

ہفت روزہ ختم نبوت چار پانچ ہفتے سے مل رہا ہے اور بڑے شوق سے پڑھتا ہوں ویسے تو میرے پاس بہت سے رسالے آتے ہیں لیکن یہ رسالہ ہر رسالے سے لاکھ درجہ بہتر ہے یہ سب اسی رسالہ کی بدولت ہے کہ ہمارے سارے خاندان نے شیزان کا استعمال چھوڑ دیا ہے اور دوسروں کو منع کر رہے ہیں لیکن ایک بات قابل توجہ ہے کہ رسالہ کے صفحات کم ہیں۔ یہ صفحات تو ہم ایک دن میں پڑھتے ہیں باقی چھ دن ہیں کیا کریں؟

اس کا سدباب کیجیے!

عبدالحمید رحمانی منڈی بہاؤالدین

محبت وحب رسولؐ سے معطر و شاداں دلوں کو کتنی ٹھیس پہنچتی ہے جب قادیانیوں کا ذکر کیا جاتا ہے قادیانی مسئلہ آج بھی موجود ہے اسلام کے نام لیوا ارباب اقتدار اس مسئلہ سے غافل ہیں جب ایک کذاب و [illegible] جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکاروں کو اسلام سے خارج کر دینے کا عملی قانون پاس ہو چکا ہے تو پھر ان غلط کار لوگوں کا محاسبہ ہونا چاہیئے۔ افسوس کی بات ہے کہ فتنہ قادیان میں پیدا ہوا لیکن اس کی پرورش پاکستان جیسے اسلامی کہلانے والے ملک میں ہو رہی ہے پاکستان کے حساس نوعیت کے عہدے قادیانیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ حکومت اسلامی کہلانے پھر تھوڑی سی اقلیت نااتفاقی اور تخریب کاری پیدا کرنے کی کوشش کرے تو اس کا ضرور سدباب ہونا چاہیئے

آپ قابل صد مبارکباد ہیں

عبدالقادر سلیم، عربی معلم غازی

بلاشبہ خداوند قدوس کا فرمان بالکل صداقت پر مبنی ہے کہ میں ہر زمانے میں حق والوں کی ایک جماعت قائم رکھوں گا جو حق کو حق اور

باطل کو باطل کر کے صاف لفظوں میں بیان کرے گی جس زمانے میں بھی کسی باطل فرقے نے سر اٹھایا حق والوں نے ان کی سرکوبی کے لئے بھرپور کوشش کی اور سر تن کی بازی لگا کر اس کو دندان شکن جواب دیا بلاشبہ موجودہ زمانہ میں فتنہ قادیانیت عالم اسلام کے لئے سم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے ان کی ملک و قوم دشمن سرگرمیوں اور خاص کر مسلمان پاکستان کے خلاف بزدلانہ حرکتیں کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں اس لئے ہر مسلمان جو محمد مصطفےٰ کا امتی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اس کے لئے لازمی ہے کہ ان کے خلاف جہاد یقینی فرض منصبی سمجھ کر حصہ لے اور مالی اور جانی قربانی سے دریغ نہ کرے ہمارے اسلاف اور پورے عالم اسلام کی جانب سے آپ صد بار مبارک باد کے قابل ہیں کہ اس پر فتن دور میں اور اسباب کی کمی کے باوجود آپ بانیان ختم نبوت کے خلاف قلمی جہاد کر رہے ہیں۔

زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

غلام رسول شہینہ والا .... کمروڑ

"ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے"۔ (قرآن)

نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ "سمجھ دار وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے۔ اور موت کے بعد کام آنے والی چیزوں میں مشغول رہے"۔ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو یہ گناہوں کو زائل کرتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے موت سے بڑھ کر مومن کے لئے کوئی راحت نہیں"۔ موت مومن کے لئے ایک ریحانہ اور غنیمت کبریٰ ہے"۔ بلاشبہ موت دینی اور دنیوی فتنوں سے بہتر ہے"۔ موت مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے، موت مال غنیمت ہے (سفر آخرت) موت سے زیادہ کسی چیز سے محبت نہ کرو (حضرت انسؓ) اپنے دوست کے لئے بہترین سوغات موت ہے (حضرت ابوداؤد) حضرت داؤدؑ کو موت کا تصور آجاتا تو زار و قطار رونے لگتے۔ پھر خدا کی رحمت یاد آجاتی تو تسکین آجاتی (ایضاً) جب حضرت موسیٰؑ کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اے موسیٰ موت کو کیسا پایا عرض کیا کہ جیسے زندہ چڑیا کو تیل کی گرم کڑھائی میں ڈالا جائے (عالم برزخ) موت وصال محبوب کا نام ہے جب موت ہر شخص کو آنے والی ہے تو موت کا فکر ہر وقت مومن کے لئے ضروری ہے موت ایک اٹل حقیقت ہے اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے مقرب بندے موت کے دروازہ سے گزرے نمرود پہلوان سب نے موت سے مات کھائی حکمت و دانائی میں شہرت یافتہ اشخاص کو بھی موت کا جام پینا پڑا۔ موت مومن کے لئے بقاء رب کا ذریعہ اور کافر کے لئے مصیبت و عذاب کا (سفر آخرت) جس جگہ کا انسان کا خمیر ہوتا ہے موت انسان کو وہیں کھینچ کرلے جاتی ہے موت ہمیشہ والی زندگی کا نام ہے۔ موت اصلی منزل تک پہنچنے کا زینہ ہے موت ہی کے ذریعہ جنت ملے گی۔ اور موت ہی کے دروازے سے دیدار خدا میسر آئے گا۔ (سفر آخرت)

یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے

زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے۔

ختم نبوت کی برکت

اللہ دتہ انجم .... دھنوٹ لودھراں

آج ایک ایسا واقعہ ارسال خدمت ہے جسے پڑھ کر انشاء اللہ ہر مسلمان کا دل یہ چاہے گا کہ وہ تحریک تحفظ ختم نبوت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرے اور اسے کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے یہ واقعہ مجھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھنوٹ کے صدر جناب محمد اسلام شاکر قریشی صاحب نے سنایا جسے سن کر میرے خوشی سے آنسو نکل پڑے کہ اللہ تعالیٰ نے تحریک تحفظ ختم نبوت میں کتنی برکت عطا فرمائی ہے اور تحریک تحفظ ختم نبوت کا ادنیٰ سا خادم ہونے کے ناطے بندہ نے برکت تحریک تحفظ ختم نبوت کا یہ واقعہ ہفت روزہ ختم نبوت کو بھیجنا اپنا فرض اولین سمجھا تاکہ جو مسلمان بھائی تحریک تحفظ ختم نبوت کو نہیں سمجھ سکے انہیں کم از کم علم تو ہوجائے کہ ذات باری تعالیٰ نے تحریک تحفظ ختم نبوت میں اپنے محبوب کے صدقے کتنی برکت عطا فرمائی ہے۔

محمد جمیل صاحب جو کہ دھنوٹ میں کافی عرصہ سے زنجیر بنانے کا کام کرتا ہے اور کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اس کے پاس اتنا کام نہیں آتا تھا کہ وہ اپنے گھر کا خرچ پورا کر سکے سارا دن بے کار بیٹھے گزر جاتا بہت اداس اور پریشان رہتا اور اسی پریشانی کے متعلق اس نے محمد اسلام شاکر قریشی صاحب کو بتایا تو انہوں نے اس پریشانی کا حل محمد جمیل صاحب کو یہ بتایا کہ وہ تحریک تحفظ ختم نبوت کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کرے اور مرزائی سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ کے صدقے اس کے رزق میں کشادگی فرمائیں گے۔

محمد جمیل صاحب نے سچے دل سے وعدہ کیا کہ وہ تحریک تحفظ ختم نبوت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے گا اور وقت آنے پر انشاء اللہ تن من دھن تحفظ ختم نبوت پر قربان کر دے گا کیونکہ حدیث پاک ہے کہ۔

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین۔ اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں

محمد جمیل صاحب کو تحریک تحفظ ختم نبوت

کے لئے اپنے آپ کو بیچنے کے ہوئے ابھی ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ ان کے پاس فرنیچر کے لئے آرڈر آنا شروع ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ ایسا چل نکلا کہ اسے کاریگر بلانے پڑے جو اس کے پاس آ کر اجرت پر کام کرتے ہیں۔ اور ہر وقت کام کا رش لگا رہتا ہے اور وہ بہت خوش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تحریک تحفظ ختم نبوت کی برکت سے اپنے حبیبؐ کے صدقے اس کے رزق میں کشادگی فرمائی۔

میں گنہگار بندہ اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنے ان بھولے بھالے مسلمان بھائیوں کو جنہیں ختم نبوت کی افادیت کے بارے میں علم نہیں ہے تحفظ ختم نبوت کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ مرزائی لعنتیوں کے جال میں نہ پھنسیں بلکہ وقت آنے پر مرزائی لعنتیوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر آئیں اور ان لعنتیوں کے ناپاک عزائم کو ریزہ ریزہ کر دیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معمولات مبارکہ پر سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب
عمل الیوم واللیلۃ
امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۳۰۳ھ
نبوی لیل و نہار
اردو ترجمہ: مولانا محمد اشرف فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
جسمیں پوری انسانیت کیلئے شب و روز میں پیش آنیوالی تمام مشکلات، ہر قسم کے مصائب آلام، حوادثات، حاجات، ضروریات، مغفرت، بلندی درجات کیلئے تمام انبیاء اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں، تجویز کردہ اوراد و وظائف اور آپکے پسندیدہ اشغال و اعمال کا مستند ذخیرہ پاکستان میں پہلی بار ...
ناشر: مکتبہ حسینیہ، ... گوجرانوالہ۔
قیمت: ۱۳۰ روپے

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: اسمٰعیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں

عبدالغنی شاکر اعوان ...... میر پور خاص

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے فرمایا تم کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تمہارے ہر کام کو زینت بخشنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کی پابندی رکھو اس سے عالم بالا میں تمہارا تذکرہ ہوتا رہے گا اور زمین میں تم کو روشنی اور نور حاصل ہوگا۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے فرمایا خاموشی اختیار کرو کیونکہ خاموشی شیطان کو بھگانے والی اور دین کے کاموں میں تمہاری مددگار ہے میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے فرمایا حق بات کہو اگرچہ تلخ ہو۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے فرمایا اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے فرمایا جو کچھ تم اپنے بارے میں جانتے ہو وہ تم کو لوگوں کے درپے ہونے سے روک دے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ جو نصیحت میں کرتا ہوں اسے غور سے سنو! ہر صبح شام یہ دعا کیا کرو۔

”اے حی قیوم میں تیری رحمت کی دہائی دیتی ہوں میرے حالات کو درست کر دیجئے اور مجھے ذرا سی دیر کو بھی میرے نفس کے حوالے نہ کیجئے۔“

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ایک شخص کو نصیحت کی کہ جب (سونے کے لئے) خواب گاہ کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھا کرو۔

ترجمہ: اے اللہ میں اپنی ذات کو آپ کے حوالے کرتا ہوں اپنے ہر کام کو آپ کے سپرد کرتا ہوں اپنے چہرہ کا رخ آپ کی طرف پھیرتا ہوں آپ کو اپنے پشت پناہی جانتا ہوں آپ ہی سے امید رکھتا ہوں آپ ہی سے ڈرتا ہوں آپ سے بھاگنے کی اور پناہ کی جگہ آپ کے سوا کوئی نہیں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی آپ کے نبی اکرمؐ پر بھی ایمان لایا جو آپ نے بھیجا۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تم رات ہی کو مر گئے تو فطرت اسلام پر مرو گے اگر صبح کو اچھے خاصے اٹھ گئے تو خیر و برکت پاؤ گے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا مجھے کچھ نصیحت کیجئے فرمایا اپنے دین میں اور دین کے کاموں میں اخلاص پیدا کرو تھوڑا عمل بھی کافی ہو جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اکرمؐ نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی کہ سفر ہو حضر ہو کسی حال میں ان کو نہ چھوڑیں۔

۱۔ ہر ماہ میں تین دن کا روزہ۔

۲۔ چاشت کی دو رکعتیں۔

۳۔ سونے سے پہلے وتر کی نماز پڑھنا۔

روشنی

فضل حسین بٹ ..... لالہ موسیٰ

عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے ایک باغی کو ہتھکڑیوں میں پیش کیا گیا۔ ہارون الرشید فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے قتل کر دیا جائے قتل کا حکم صادر کرنے سے پہلے خلیفہ ہارون الرشید نے غضب ناک آواز میں پوچھا تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ باغی نے جواب دیا وہی سلوک جو خدا آپ کے ساتھ کرے گا جب آپ اس کے سامنے جائیں گے"۔ ہارون کا غصہ کافور ہو گیا اس نے سر جھکا لیا چند لمحوں کے بعد درباریوں نے اس کی تھکی ماندی آواز سنی کہ اسے آزاد کر دیا جائے"۔

سپاہیوں نے ہتھکڑیاں کھول دیں باغی دربار سے چلا گیا۔ درباریوں میں سے کسی نے کہا امیر المومنین آپ نے باغی کا ایک فقرہ سن کر اسے آزاد کر دیا۔ آپ نے یہ بھی نہ سوچا کہ اس کی گرفتاری میں آپ کے سپاہیوں کو کتنی زحمت ہوئی نیز اس کی رہائی سے شر پسندوں کو اور شہ مل سکتی ہے ہارون الرشید نے اس وقت حکم دیا باغی کو دوبارہ گرفتار کیا جائے۔ باغی دوبارہ ہارون کے دربار میں ہتھکڑیاں پہنے پہنچا اس نے آتے ہی ہارون سے کہا حضور میرے متعلق دوسروں کی رائے پر کان نہ دھریئے اگر خدا آپ کے متعلق دوسروں کی رائے سنتا تو آپ کبھی ایک لمحے کے لئے بھی خلیفہ نہ رہ سکتے اور ہارون الرشید نے پھر اسے رہا کر دیا۔

بے کار ہے

مرسلہ محمد گلفام عباسی ..... پنڈی دادریلو

۱۔ بے کار ہے وہ عدالت جس میں انصاف نہ ہو۔
۲۔ بے کار ہے وہ دل جس میں وفا نہ ہو۔
۳۔ بے کار ہے وہ قوم جس میں اتفاق نہ ہو
۴۔ بے کار ہے وہ اولاد جس میں فرمانبرداری نہ ہو
۵۔ بے کار ہے وہ علم جس میں عمل نہ ہو۔
۶۔ بے کار ہے وہ تجارت جس میں ایمانداری نہ ہو

حاصل مطالعہ۔

ذات برادریاں بنانے کا مقصد کیا ہے؟

از حافظ محمد نعیم خان .... کلور کوٹ

قرآن شریف میں ہے

ترجمہ:۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں برادریاں ٹھہرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو (ورنہ) اللہ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہی ہے جو تم میں بڑا پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا باخبر ہے۔ پ ۲۶ الحجرات۔

حقوق مساوی طلنے کالے گورے کا فرق مٹانے کے لیے دنیا میں واویلا مچا ہوا ہے۔ مگر ہماری موجودہ روش یہ ہے کہ اپنے پیشہ ور اور دست کار بھائیوں کو اپنے سے کم سمجھتے ہیں۔ ان سے الگ رہتے ہیں۔ ان کی دوستی، اخلاق اور تعلیم و تربیت کی ذرا فکر نہیں کرتے۔ حالانکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ خدا کے نزدیک بڑا شریف وہ ہے جو اس کے احکام کا پابند ہو۔ اپنے ہی ملک میں دیکھو کہ آج ہمارا پارسی وغیرہ کے چھو جانے سے ہم کتراتے ہیں برابری کا بڑے شد و مد سے دعویٰ کر رہے ہیں۔ اور اسلامی اصول کے مطابق حق بجانب ہیں اور اس مذہب کی تلاش میں ہیں جو ان کو برابری کے حقوق عطا کرے۔

ــ چودہ سو برس پہلے اس فرق کو مٹانے کے لئے جو قطعی نفسانیت، خود غرضی، خود بینی پر مبنی ہے آواز بلند کی، کالے، گورے، اعلیٰ، ادنیٰ کا فرق مٹا کر دنیا کو دکھا دیا سب بندگان خدا برابر ہیں۔ اسلام اسی کو شریف قرار دیتا ہے جس کے اعمال و اخلاق بموجب احکام خدا ہوں اسلامی اصول کے مطابق کوئی انسان رذیل پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے اسلاف نے اسی اصول کی بنا پر غلاموں کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ بعض حضرات کہتے ہیں ذات پات میں فرق نہیں ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے ذات پات کا فرق ہے اس سے پہچان ہے۔

دس غلطیاں

فضل الرحمٰن ملک .... مرکس گوٹھ کراچی

۱:۔ صرف اس نیت سے گناہ کرنا کہ دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دوں گا۔ غلطی ہے
۲:۔ اپنا راز کسی کو بتا کر پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔ غلطی ہے
۳:۔ آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا۔ غلطی ہے
۴:۔ اپنے آپ کو سب سے زیادہ لائق اور عقل مند آدمی تصور کرنا۔ غلطی ہے
۵:۔ بے کار میں آئندہ کے لئے خیالی پلاؤ پکانا اور خوش رہنا۔ غلطی ہے
۶:۔ اپنے والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی توقع رکھنا۔ غلطی ہے
۷:۔ فرصت کے باوجود آج کا کام کل کے لیے رکھنا۔ غلطی ہے

تاریخ وفات حضرات عشرہ مبشرہ

مرسلہ غلام رسول .... شیخ والا کروڑ

ایام تاریخ وفات اصحاب رسول ﷺ حضرات عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱:۔ سیدنا ابی بکر الصدیق ؓ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ھ بمطابق اگست ۶۳۴ء
۲:۔ سیدنا عمر بن خطاب ؓ یکم محرم الحرام ۲۴ھ بمطابق نومبر ۶۴۴ء
۳:۔ سیدنا عثمان بن عفان ؓ ۲۳ ذی الحج ۳۵ھ بمطابق مئی ۶۵۶ء
۴:۔ سیدنا علی بن ابی طالب ؓ ۱۹ رمضان المبارک بمطابق ۴۰ھ بمطابق جنوری ۶۶۱ء

اخبار ختم نبوت

۵:۔ سیدنا طلحہ بن عبیداللہؓ ۱۰ جمادی الاخریٰ ۳۶ھ بمطابق نومبر ۶۵۶ء۔

۶:۔ سیدنا زبیر بن العوامؓ ۱۰ جمادی الاخریٰ ۳۶ھ بمطابق نومبر ۶۵۶ء۔

۷:۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ ۲۹ صفر المظفر ۳۲ھ بمطابق ستمبر ۶۵۲ء۔

۸:۔ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ یکم محرم الحرام ۵۵ھ دسمبر ۶۷۴ء۔

۹:۔ سیدنا سعید بن زیدؓ یکم ربیع الاول ۵۱ھ بمطابق مارچ ۶۷۱ء۔

۱۰:۔ سیدنا ابی عبیدہ بن الجراحؓ ۱۵ محرم الحرام ۱۸ھ بمطابق ۳ جنوری ۶۳۹ء۔

○ پانچ خصالِ فطرت:۔

مرسلہ محمد عمر رضا .... فورٹ عباس

اسلام صفائی اور پاکیزگی کا مذہب ہے قرآن پاک میں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور حد سے زیادہ صفائی پسند لوگوں کے ساتھ محبت کرتا ہے صفائی اور پاکیزگی کے پیش نظر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ چیزوں کو انسان کی فطرت کا تقاضا فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت انسانی کا جز ہیں۔

۱:۔ ختنہ کرنا۔

۲:۔ زیر ناف استرہ استعمال کرنا۔

۳:۔ بغلوں کے بال لینا۔

۴:۔ ناخن کاٹنا۔

۵:۔ اور مونچھیں کترانا۔ (کتاب موطا امام مالک) ۴۱۳

نارتھ امریکہ کی ڈائری

تحریر: مولانا منظور احمد الحسینی

- سیکرامنٹو اور اسٹاکٹن میں کانفرنسوں سے خطاب
- وینکوور کینیڈا میں سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام
- سان فرانسسکو میں وفد ختم نبوت کا خطاب

لاس اینجلس سے روانگی، سیکرامنٹو آمد

۲۶ اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز بدھ دوپہر کو لاس اینجلس سے وفد ختم نبوت بذریعہ بس سیکرامنٹو کے لئے روانہ ہوا۔ شام مغرب کے وقت سیکرامنٹو پہنچنا ہوا۔ بس اسٹاپ پر مولانا مختار احمد قاسمی موجود تھے۔ یہ شہر کیلیفورنیا ریاست کا صدر مقام ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہروں میں سے اس شہر میں سب سے زیادہ درخت ہیں۔ یہاں ہر گھر کے سامنے تین درختوں کا ہونا ضروری ہے۔ اس شہر کی جامع مسجد نارتھ امریکہ کی قدیم مسجدوں میں سے ایک ہے۔ یہ مسجد ڈاؤن ٹاؤن میں واقع ہے اور ۱۹۴۳ء کے لگ بھگ تعمیر کی گئی تھی۔ یہاں کے امام و خطیب ممتاز عالم دین مولانا مختار احمد قاسمی ہیں جو فاضل دیوبند ہیں۔ سیکرامنٹو میں ہمارا قیام مولانا موصوف کے یہاں رہا۔

۲۷ اکتوبر ظہر کے وقت مولانا عبیدالرحمٰن اسٹاکٹن شہر اور مولانا قاری یوسف بھولا لوڈائی شہر سے سیکرامنٹو تشریف لائے۔ اور وفد ختم نبوت کے ساتھ پروگرام کے سلسلے میں مشورہ ہوا۔ تمام قریبی شہروں کے لئے کانفرنسوں کا ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا۔

حسب پروگرام ہم مولانا یوسف کے ساتھ لوڈائی پہنچے۔ رات عشاء کے بعد لوڈائی مسلم مسجد میں عشاء کے بعد مولانا عبدالرحمٰن باوا کا بیان اردو میں ہوا۔ جبکہ راقم الحروف نے تقریباً آدھا گھنٹہ عربی میں خطاب کیا۔

سان فرانسسکو روانگی

۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو اسلامک سینٹر اسٹاکٹن میں محترم باوا صاحب نے جمعہ سے قبل انگریزی میں خطاب کیا جبکہ احقر نے جامع مسجد سیکرامنٹو میں جمعہ سے قبل خطاب اور نماز جمعہ پڑھانے کے فرائض سر انجام دیئے۔ جمعہ سے فراغت کے بعد وفد ختم نبوت سان فرانسسکو کے لئے روانہ ہوا۔ بے ایریا فیجی مسجد جماعت الاسلام میں عشاء کے بعد پروگرام تھا۔ اس علاقے میں فیجی سے آئے ہوئے کافی لوگ آباد ہیں۔ یہ مسجد انہوں نے بنائی ہے۔ اور مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر کا نام گرامی ہر شخص کی زبان پر ہے۔ آپ کی تقریریں اور مناظروں کی یاد تمام فیجی مسلمانوں کے دل میں آج بھی زندہ ہے۔ حسب پروگرام پہلے محترم باوا صاحب کا انگریزی میں بیان ہوا۔ جبکہ احقر نے اسلام اور کفر کے عنوان پر تفصیلی خطاب کیا۔ تمام فیجی مسلمان جو اس جلسے میں تشریف لائے تھے بہت خوش ہوئے۔ مستورات میں ایک قادیانی عورت نے بھی بیان سنا۔

سیکرامنٹو کانفرنس

۲۹ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز ظہر جامع مسجد سیکرامنٹو میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو تقریباً چار گھنٹے مسلسل جاری رہی۔ جس میں محترم باوا صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر ایک گھنٹہ بیان کیا جبکہ راقم الحروف نے بھی اسی عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا۔ ہمارے علاوہ مولانا عبیدالرحمٰن نے بھی خطاب فرمایا۔ مولانا یوسف بھولا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں نعتیں پیش کیں۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے لوڈائی اور اسٹاکٹن تک سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ کانفرنس کے اختتام پر مسجد کمیٹی کی طرف سے کھانے کا انتظام تھا۔ مغرب کے بعد دوستوں سے ملاقاتیں رہیں۔

لوڈائی اور اسٹاکٹن میں کانفرنس پروگرام

۳۰ اکتوبر بعد نماز ظہر تا مغرب اسٹاکٹن اسلامک سینٹر میں ایک بڑی کانفرنس منعقد کی گئی۔ مولانا عبید الرحمٰن نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور انتظام کیا تھا۔ وفد ختم نبوت کے علاوہ سان فرانسسکو سے ڈاکٹر خالد بھی تشریف لائے۔ اس کانفرنس میں محترم باوا صاحب نے انگلش میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ مولانا مختار احمد قاسمی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جبکہ احقر نے عقیدۂ ختم نبوت اور ڈاکٹر خالد نے عقائد کی اہمیت اور اصلاح معاشرہ پر خطاب کیا۔ آخر میں علماء کرام کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ مغرب کے بعد احقر نے درس حدیث دیا ۳۱ اکتوبر لوڈائی میں بعد نماز مغرب کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ فاضل دیوبند مولانا مختار احمد قاسمی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور احقر نے عقیدۂ ختم نبوت پر خطاب کیا یہ جلسہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا

دوبارہ سان فرانسسکو واپسی

یکم نومبر سان فرانسسکو سے ہوتے ہوئے قریبی شہر فری ماونٹ پہنچے۔ وہاں عشاء کے بعد پروگرام تھا۔ مولانا عبد الرحمٰن یعقوب باوا نے تفصیل کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ بعد ازاں ایک گھنٹہ تک طویل محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ وفد ختم نبوت نے محسوس کیا کہ اس علاقے میں لاہوری گروپ کے اکا دکا افراد رہتے ہیں۔ پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ملحقہ قصبے میں ایک چھوٹا سا ان کا مرکز ہے اور وہاں سے یہ ایک رسالہ بھی نکال رہے ہیں۔

سان فرانسسکو سے واپسی، وینکوور (کینیڈا) آمد

۲ نومبر بروز جمعرات سہ پہر ۳ بجے پیسفک ایرلائن کے ذریعہ سان فرانسسکو سے وینکوور (کینیڈا) پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر مسلمانوں نے پرجوش اور والہانہ انداز میں وفد ختم نبوت کا استقبال کیا۔ ایئرپورٹ سے ہم اپنی جائے قیام پر پہنچے۔ وہاں مختلف احباب ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ وینکوور میں بہت سے ساتھی ختم نبوت کے سلسلے میں کافی متحرک تھے۔ ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر نے یہاں کے مسلمانوں میں ایک تحریک پیدا کر دی تھی۔ ہمارے آنے سے پہلے تمام ساتھیوں نے ایک جامع پروگرام مرتب دیا تھا۔ جو ایک ہینڈ بل کی شکل میں چھاپ کر تقسیم کر دیا تھا۔ وینکوور میں فجی، پاکستان، بھارت اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمان بستے ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں نے ایک تنظیم برٹش کولمبیا مسلم ایسوسی ایشن بنائی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کینیڈا نے مذکورہ تنظیم کے تعاون سے سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔ ۳ نومبر کو سرے مسجد میں ایک اجلاس میں کانفرنس کے پروگراموں کو آخری شکل دی گئی۔

۳ نومبر کو جمعہ کے دن محترم باوا صاحب نے رچمنڈ مسجد میں جمعہ سے قبل انگریزی میں ختم نبوت کے موضوع پر مفصل خطاب کیا جبکہ احقر نے سرے مسجد میں نماز جمعہ کی امامت کی اور خطبہ جمعہ سے قبل اردو میں بیان کیا۔

سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس کا پہلا اجلاس

پروگرام کے مطابق ختم نبوت کانفرنس کا پہلا اجلاس جمعہ کے روز بعد نماز عشاء اسلامک سینٹر ڈاؤن ٹاؤن وینکوور میں ہوا۔ یہاں بڑی تعداد میں عرب ممالک اور فجی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے مسلمان تشریف لائے تھے۔ پہلے احقر کا نصف گھنٹہ عربی زبان میں خطاب ہوا۔ جس کا انگریزی ترجمہ کیا گیا۔ بعد ازاں محترم باوا صاحب نے اردو میں تقریر کی۔ آپ نے اپنے بیان میں کہا کہ جس طرح مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ صحابہ کرامؓ نے دوستی نہیں کی تھی۔ اسی طرح اس دور کا مسیلمہ کذاب مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے ہمارے دوست نہیں ہو سکتے۔ قادیانی رسائل و کتب میں بھی لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں سے قطع تعلق کرو۔

ختم نبوت کانفرنس کا دوسرا اجلاس

کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۵ نومبر کو سرے مسجد میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ محترم باوا صاحب نے اردو میں عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر مفصل تقریر کی اور احقر نے حیات مسیح کے موضوع پر پون گھنٹہ تقریر کی۔ کانفرنس کے اختتام پر محفل سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ بعد نماز عشاء ایک قریبی ہال میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ہو رہا تھا احقر کو وہاں بھی جانا پڑا اور مختصر خطاب شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ہوا۔ اسی دن بعد نماز ظہر محترم افتخار خان کے مکان پر مستورات سے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب ہوا۔

سہ روزہ ختم نبوت کانفرنس کا آخری اجلاس

۶ نومبر ۱۹۸۹ء کو کانفرنس کا آخری اور سب سے بڑا پروگرام تھا۔ جو رچمنڈ مسجد میں ایک بجے دوپہر سے ساڑھے نو بجے رات تک مسلسل جاری رہا اس پروگرام میں چار تقریریں ہوئیں اور ڈیڑھ گھنٹہ محفل سوال و جواب رہی۔ ظہر کی نماز ساڑھے بارہ بجے ہوئی۔ ایک بجے محترم مولانا عبد الرحمٰن یعقوب باوا نے ایک گھنٹے تک مسلسل انگریزی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ بعد ازاں ایک گھنٹے تک راقم الحروف کا بیان ہوا۔ نماز عصر کے بعد تھوڑا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ سوال و جواب سب انگریزی میں تھے۔

مغرب کے بعد کانفرنس کا دوسرا حصہ شروع ہوا۔ پہلے احقر نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر ایک گھنٹہ بیان کیا۔ پھر محترم باوا صاحب نے قادیانیت کی اسلام دشمنی عالم اسلام سے غداری کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا اور ان کے سیاسی عزائم کے پردے کو چاک کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی ٹولہ ہے جس نے سقوط بغداد پر خوشیاں منائیں۔ قادیانیوں کی خواہش ہمیشہ یہی رہی کہ مسلمانوں

اخبار ختم نبوت

کو کمزور سے کمزور تر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی شروع ہی سے پاکستان کے مخالف تھے۔ مرزا بشیر الدین (قادیانیوں کے دوسرے سربراہ) نے کہا تھا کہ "ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں"

(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

انہوں نے کہا کہ قادیانیت مذہب سے زیادہ ایک اسلام دشمن سیاسی تنظیم ہے۔ اس ٹولے کا اسرائیل کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ وہاں اس وقت ۱۲۰۰ سے زیادہ قادیانی موجود ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے ۲۲ نومبر ۱۹۸۵ء اخبار یروشلم پوسٹ (اسرائیل) میں شائع شدہ اسرائیلی صدر کے ساتھ دو قادیانیوں کی ملاقات کی تصویر دکھائی۔

آخر میں انہوں نے تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے تین روز تک مسلسل کانفرنس میں شرکت کر کے عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ والہانہ عشق کا ثبوت دیا۔ وینکوور میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک کمیٹی پہلے سے قائم تھی جو الحمدللہ عرصہ دو سال سے کام کر رہی تھی مگر وفد ختم نبوت کے پہنچنے پر کام کو آگے بڑھایا گیا۔ اس سلسلے میں ۹ نومبر کو عشاء کے بعد ایک اجلاس ہوا جس میں مسلمانوں سے اس سلسلے میں تجاویز لی گئیں۔ مجوزہ تجاویز پر غور و خوض ہوا۔ اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاصل پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخابی اجلاس مولانا غلام حسین کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔ سرپرست مولانا غلام حسین، امیر مولانا محمد ادریس، ناظم اعلیٰ محمد یوسف ملک، ناظم تبلیغ حاجی محمد شفیع، ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد اسرائیل، خزانچی ملک علی شیر۔ مجلس عمومی میں درج بالا کے علاوہ ماسٹر مختار احمد، حاجی محمد شریف۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ آپ حضرات کو خداوند قدوس نے ختم نبوت کے محاذ پر چن لیا ہے۔ لہٰذا آپ حضرات اپنی بہترین صلاحیتیں مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کر دیں۔ اور شب و روز اتنی محنت کریں کہ آپ کے علاقہ میں قادیانیت کا وجود تک ختم ہو جائے۔ عہدیداروں نے نئے جوش و ولولے سے کام کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

بقیہ: قاری عبدالباسط

عظیم مبلغ تھے۔ قرآت کی دنیا میں قاری عبدالباسط کا نام رہتی دنیا تک چمکتا تارہ رہے گا۔

قاری عبدالباسط نے

⊙ — نئی نسل میں قرات کا شوق پیدا کیا اور انہیں قرآن مجید کی طرف راغب کیا۔

⊙ — بیکڑوں غیر مسلموں کے دلوں کو نور ایمان سے منور کیا، جو ان کی آواز کے سحر سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

⊙ — اسلامی ملکوں کے دورے کرکے انہیں اخوت اور باہمی محبت کا درس دیا۔

⊙ — عالم اسلام میں تجوید و قرات کے مختلف اداروں کی سرپرستی فرمائی اور ان سے رابطہ قائم کیا

ادارہ احیائے سنت کی جانب سے

موجودہ دور میں جب کہ سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں سے دوری بڑھتی جا رہی ہے اور مسلمان اپنے دین کی تعلیم کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اختیار کر رہے ہیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بار بار اسلامی تعلیمات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے کیونکہ مسلمان کی دنیوی اور اخروی ہر طرح کی صلاح و فلاح اتباع سنت میں مضمر ہے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ادارہ احیائے سنت نے ہر مسلمان تک نبی علیہ السلام کی سنتوں پر مبنی طبع شدہ لٹریچر بذریعہ ڈاک پہنچانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے لہٰذا جو مسلمان بھائی یہ لٹریچر حاصل کرنا چاہیں تو درج ذیل پتہ پر ۸۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر حاصل کر سکتے ہیں

یاد رکھیے! ایک سنت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر ہے

ادارہ احیائے سنت
مدرسہ انوار مدینہ جامع مسجد اقصیٰ
بلاک نمبر ۱ ٹاؤن منظور کالونی کراچی نمبر ۴۴

معیاری زیورات کا مرکز

HB
TRUSTABLE MARK
Hameed

حمید برادرز جیولرز

شاہراہ عراق صدر کراچی

فون: ۵۲۵۴۵۴، ۵۲۱۵۰۳

قاری عبدالباسط کی ناگہانی وفات پر پاکستان ذرائع ابلاغ اور خصوصاً ٹیلی ویژن نے جس سرد مہری کا مظاہرہ کیا ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ قاری عبدالباسط کو پاکستان اور اہل پاکستان سے بہت محبت تھی یہی وجہ ہے کہ اپنے آخری دورے میں مرحوم بلا پروگرام تشریف لائے۔ انہیں معلوم تھا کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں پاک نی قوم کی محبت انہیں کشاں کشاں پاکستان کھینچ لائی۔ تاکہ وہ اسلام کے قلعے میں لبنے والے مسلمانوں کو آخری بار خدا کا قرآن سنا آئیں۔ وطن عزیز پر جب بھی کبھی افتاد آئی ۶۵ ر ۷۱ء کی پاک بھارت جنگ ہو۔ مشرقی پاکستان کا المیہ ہو یا صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت کا سانحہ ہو۔ قاری عبدالباسط کی تلاوتوں کے ریکارڈ ہمارے ریڈیو ٹیلی ویژن پر سنائے اور دکھائے جاتے رہے۔ لیکن صد افسوس کہ قرآن مجید کے پرخلوص خادم پران کی تلاوت کا معمولی پروگرام بھی نہ دکھایا گیا۔ کیا ہمارے ٹیلی ویژن میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے ارباب بست وکشاد اس سرد مہری، بے وفائی اور اعتنائی کا ازالہ کریں گے۔

بقیہ: آپ کے مسائل

کل قیامت میں نہیں کرنی پڑے گی؟

۳۔ کیا یہ دباؤ والا نکاح شرعاً صحیح ہوگا؟

۴۔ لڑکی کے حقیقی ولی یعنی بھائی پر کیا ذمہ داری عائد ہوگی اس معاملہ میں؟

۵۔ لڑکا انتہائی دل برداشتہ ہو کر (کیونکہ دونوں خاندانوں کے ایک دوسرے سے تعلقات انتہائی پرانے ہیں اور آپس میں انتہائی میل جول ہے) خودکشی کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اگر اس نے ایسا گھناؤنا قدم اٹھا لیا تو کیا اس گناہ میں لڑکی کی والدہ کا حصہ نہ ہوگا؟ یا اسے بھی ذریعہ بننے کی وجہ سے قیامت میں حساب دینا پڑے گا؟

ج۔ شرعاً تو نہیں، اگر دونوں خاندان برابر کے ہیں تو والدہ کا خیال غلط ہے۔ ورنہ صحیح۔ اگر والدہ ولی نہیں ولی بھائی ہے۔

۲۔ اگر لڑکا ہر لحاظ سے لڑکی کے جوڑ کا ہے تو والدہ کو انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر بے جوڑ ہے تو والدہ کا انکار ظلم نہیں۔

۳۔ اگر لڑکی والدین کا لحاظ کرتے ہوئے نکاح کو قبول کرلے تو نکاح ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔

۴۔ لڑکی کا ولی والدہ کی اجازت کے بغیر شادی کر سکتا ہے۔

۵۔ جو لڑکا ایسا نالائق ہو کر شادی نہ ملنے پر خودکشی کے لئے تیار ہو جائے وہ کسی شریف لڑکی کا جوڑ نہیں ہو سکتا قیامت کے دن اس کی اس نالائق حرکت کا وبال اسی پر ہوگا۔ اور جہنم میں ہمیشہ اسی خودکشی کی حالت میں رہے گا۔

بقیہ: اداریہ

قادیانی جماعت نے مسلمانوں کی مذہبی دل آزاریوں کو ترک نہیں کیا۔ آج اسی جماعت نے متنبی دجال کا ۱۰۰ اس ملک میں جشن منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس سال بھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کا مذاق اڑانے کا پروگرام بنا رہے ہیں بلکہ بنا چکے ہیں۔ اللہ کے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث شریفہ کے مختلف زبانوں میں غلط تراجم کرکے انہیں تقسیم کریں گے۔ مختلف ہتھکنڈوں سے قادیانیت کی تشہیر و تبلیغ پر کثیر روپیہ صرف کریں گے۔ قادیانیوں نے جشن صد سالہ کا اعلان کرکے ملتِ اسلامیہ کے استحقاق کو مجروح کرنے اور قادیانیت کی اڑتی ہوئی راکھ پر اپنی سلگھ جانے کی ایک کوشش کی ہے۔

ہم قادیانیوں کو ایک بار پھر متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اسلامی شعائر کو چھوڑ کر اپنی اصلی حالت میں سامنے آجائیں۔ اور رہیں۔ کیونکہ اسلام میں غیر مسلم اقلیتوں کے لئے گنجائش ہے۔ مگر غداران اسلام کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام قادیانی کا مشن اور اس کی ذریت کا وجود عالم اسلام کے لئے آستین کا سانپ ہے جو یقیناً خطرناک ہے۔ مسلمانوں نے کل بھی مسیلمہ کذاب کا اس کے پیروکاروں سمیت خاتمہ کر دیا تھا اور مسلمان آج بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت سے متوازی دجالی نبوت کو سر اٹھانے نہیں دیں گے۔ برصغیر میں برطانوی سامراج کی کوکھ سے جنم لینے والی قادیانی نبوت کو برصغیر کے علماء نے ہی دفن کر دیا۔ اور یہ اعزاز و شان امتیاز تو پاکستان ہی کو حاصل ہوا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، عالم اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ تمام مکاتب فکر کا ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان ہونے کے باعث مجلس الحمد للہ پاکستان میں اپنی حیثیت منوا چکی ہے۔ بلکہ پاکستان سے باہر بھی مجلس کی پوزیشن مستحکم ہو گئی ہے۔ تمام براعظموں میں مجلس کی آواز بر لبیک کہا گیا۔ اور دنیا کے ہر کونے پر ختم نبوت کا علم بلند ہوا ہے۔ مجلس کی آواز الحمد للہ ہر جگہ سنی جاتی ہے۔ مجلس نے دنیا بھر میں پاکستان کا وقار بلند کیا اور اسلامی ممالک سے پاکستان کے تعلقات کو مضبوط کیا ہے۔ اور نتیجۃً پاکستان کی خارجہ پالیسی پر اچھا اثر پڑا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے (اسی خوشی میں کہ) اپنے عزائم و مقاصد سے قریب ہو جانے اور قادیانیت کی پے در پے عبرتناک شکست پر یہ اعلان کیا ہے کہ ۱۹۸۹ء تحفظ ختم نبوت کا سال ہے۔ اس سلسلہ میں آغاز کے طور پر مجلس نے دس لاکھ روپے کے لٹریچر کی اشاعت کا اعلان بھی کیا ہے جو انشاء اللہ اسی سال چھپے گا۔ اور اسی سال ہی تقسیم کر دیا جائے گا۔ کارکنان ختم نبوت مجلس کے پیغام کو ہر جگہ پہنچائیں گے۔ نوجوانوں میں دینی جذبہ کو اجاگر کرنے کے لئے اجتماعات اور جلسے جلوس منعقد ہوں گے۔ ہم تمام مکاتب فکر سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اٹھیں اور عالمی مجلس کے اس اہم ترین پروگرام میں دامے درمے قدمے سخنے شامل ہو کر پاکستان سمیت پوری دنیا سے اس فتنے کی جڑیں اکھیڑ دیں۔

ارشادِ نبوی

جہاد

جس نے جہاد نہ کیا ۔ نہ مجاہد کو سامان مہیا کیا ۔ نہ مجاہد کے اہل و عیال کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی ۔ وہ قیامت کے روز شدید آفت سے دوچار ہوگا

عطیہ اشتہار :- ازبندہ خدا

ھُوالشافی —— افتخارالاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز " انگریزی علاج " سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر ، زعفران ، کستوری ، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی ، نقشبندی ، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقاتِ مطب

موسم گرما ، ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء — موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت ، ۵۶/او سرکلر روڈ نز دبنی چوک راولپنڈی ، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نیاز سواتی

شمس و قمر ہیں ضوفشاں، سرورِ دیں کے طفیل
لگتا ہے دلنشیں جہاں، سرورِ دیں کے طفیل

اتنا وسیع اور عریض، وہ بھی ستون کے بغیر
یہ جو کھڑا ہے آسماں، سرورِ دیں کے طفیل

ہم پہ گناہ کے باوجود، آتا نہیں ہے جو عذاب
ہم پہ خدا ہے مہرباں، سرورِ دیں کے طفیل

ربِ جہاں کے ماسوا، کوئی نہیں ہے دوسرا
نکتہ ہوا ہے یہ عیاں، سرورِ دیں کے طفیل

بندوں کے سب گناہوں کو، بندوں کی سب خطاؤں کو
بخشے گا ربِ دوجہاں، سرورِ دیں کے طفیل

لہجہ ہے پراثر نیاز، میرا کلام دل نواز!
شیریں ہے جو مرا بیاں، سرورِ دیں کے طفیل!

امیدوار جلوۂ انوار ہوں حضورؐ!
فرقت زدہ ہوں طالب دیدار ہوں حضورؐ!

مجھ پر بھی اک کرم کی نظر یا شہِ حرمؐ!
چشم کرم کا میں بھی طلب گار ہوں حضورؐ!

پہنچوں درِ حضورؐ پہ دل میں ہے آرزو!
پر کیا کروں کہ مفلس و نادار ہوں حضورؐ!

مجھ کو ملے گی آپؐ کے دیدار سے شفا!
میں آپؐ کے فراق کا بیمار ہوں حضورؐ!

وہ اور ہوں گے جن کو طلب مال و زر کی ہے
میں آپؐ کی رضا کا طلب گار ہوں حضورؐ!

مجھ کو بھی روزِ حشر شفاعت کی ہے طلب!
میں بھی قصوروار گنہگار ہوں حضورؐ!